
حکم اولیاء علی الاسود
اولیاء کرام کی شیروں پر حکومت
مصنف
انجینئر محمد نواز رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حکم الاولیاء علی الاسود

(اولیاء کرام کی شیروں پر حکومت)

مصنف انجنئیر محمد نواز رضوی

پیشکش: ادارہ تحفظ اسلام و پاکستان
Organization: The Defense of Islam and Pakistan
+92313-4699975

نام کتاب: حکم اولیاء علی الأسود (اولیاء کرام کی شیروں پر حکومت)

مصنف و مرتب: انجینئر محمد نواز رضوی

نظر ثانی و تصحیح: محمد وقاص رضوی

ہدیہ:

ناشر: ادارہ تحفظ اسلام و پاکستان

اشاعت: اوّل

توجہ: اگر آپ کو کتاب ھذا میں کسی غلطی یا تجویز سے متعلق آگاہ کرنا ہو تو مندرجہ ذیل نمبر پر رابطہ فرمائیں (+92-313-4699975)

نوٹ: اس کتاب کے تمام جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں کسی فرد واحد یا کسی ادارے کو بلا اجازت اس کتاب کا کوئی صفحہ یا تحریری حصہ چھاپنے کی اجازت نہیں ہے ایسا کرنے والے کے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔

ابتدائیه

الحمد اللہ رب العالمین ، اشهد ان لا اله الا اللہ وحده لا شريک له والصلوة والسلام على اشرف خلق اللہ اجمعين و خاتم النبين و على آله آصحابه اجمعين

کتاب ھذا کے لکھنے کی طرف میرا رحجان میرے مطالعہ کے شوق اور ہمارے علاقے کے ایک ولی اللہ سید باوا شاہ نور قادری قلندری کی وجہ سے ہوا جن کے مزار پر میں نے ایک شیر کی قبر دیکھی اور اس کے علاوہ دیگر اولیاء کرام رحمۃ اللہ اجمعین جن کو اللہ عزوجل نے شیروں پر حکومت اور راج عطا کیا تھا ان سے میری محبت نے مجھے اس کتاب کا مکلّف بنایا ہے۔ مجھے اس کام کی طرف ان حوالہ جات اور دلچسپ معلومات کے خزانوں نے مدعو کیا جو دوران مطالعہ میری نظر سے گزرتے رہے۔ ویسے تو اولیاء کرام رحمۃ اللہ اجمعین کی بے شمار اور طرح طرح کی کرامات ہیں لیکن کتاب ھذا میں صرف وہ کرامات جمع کی گئی ہیں جو شیر جیسے حیوان سے متعلقہ ہیں، یہی وجہ ہے کہ میں نے اس کتاب کا نام " حكم الاوليا ءعلى الأسود "(یعنی اولیاء کرام رحمۃ اللہ اجمعین کا شیروں پر راج) رکھا ہے اس کا مزید دلچسپ اور آسان ترجمہ کیا جائے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ" اولیاء کرام رحمۃ اللہ اجمعین کی شیروں پر حکومت "میری بارگاہ رب العزت میں دست بدستہ دعا ہے کہ وہ میری ادنیٰ سی کاوش کو قبول فرمائے اور اِسے میرے والدین، میرے بہن بھائیوں اور مجھ بندہ ناچیز کے واسطے آخرت میں کامیابی و کامرانی کا سبب بنادے اور ہمیں قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے اور اس کے ساتھ ساتھ دنیا میں رہتے ہوئے ہمیں بھی درندوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ اللہ عزوجل سے یہ بھی دعا ہے کہ اس کتاب کے ہر پڑھنے والے کے دل میں اولیاء کرام رحمۃ اللہ اجمعین کی محبت ڈال دے اور انہیں بھی اللہ تعالی درندوں کے شر سے محفوظ رکھے۔(آمین)

اس موضوع پر قلم چلانا آسان کام نہیں جبکہ آپ کے پاس محدود وسائل اور وقت کی قلت ہو مگر مجھے اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نصرت کے ہوتے ہوئے یقین کامل حاصل ہے کہ میں اس کتاب (رسالے، کتابچے) کو ابتداء اختصار کے ساتھ پیش کرنے میں کامیاب ہوجاؤں گا۔ اس کے لیے حتیٰ الامکان کوشش کروں گا کہ اسے سلیس زبان میں لکھا جائے تاکہ ہر اردو زبان سے واقفیت رکھنے والا اسے بآسانی پڑھ اور سمجھ سکے اور اس سے فائدہ اُٹھا سکے۔ ابتداء میرا ارادہ اس کتاب (رسالے، کتابچے) کو مختصر رکھنے کا ہی ہے اور اگر اللہ تعالیٰ نے مزید وقت اور علمی فضل سے نوازا تو میں اس کتاب میں ضرور باضرور مزید معلومات کا خزانہ شامل کروں گا۔

(انجنئیر محمد نواز چوراہی رضوی)

انتساب

خاتم النبین محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نام کہ جن کو خود اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں شیر سے منسوب کیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے کہ

فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَة (القرآن)
ترجمہ: پس (کافر) جو شیر (محمد الرسول ﷺ) سے بھاگے ہیں۔

بعد ازاں ان عظیم ہستیوں کے نام جن کو نبی اکرم ﷺ کی برکت سے شیروں پر حکومت وراج عطا کیا گیا، اس کے بعد میرے والد اور والدہ کے نام جو میرے لیے اولیاء کا ہی مقام رکھتے ہیں۔

(انجنئیر محمد نواز چوراہی رضوی)

شیر سے متعلقہ عجیب حقائق:

شیر جنگلی درندوں میں سب سے زیادہ مشہور و معروف درندہ ہے۔ شیر یا ببر شیر کو عربی زبان میں "قَسْوَرَة اور الْاَسَدْ" کہتے ہیں۔ شیر کی مادہ کو"اَسَدَةُ' " کہتے ہیں۔

عربی لغت میں شیر کے نام:

ماہرین حیوانات کے نزدیک عربی لغت میں شیر کے بہت سے نام ہیں،ایک نحوی عالم حسین بن احمد خالویہ کا کہنا ہے کہ شیر کے پانچ سو صفاتی نام ہیں
(وفیات الاعیان ،صفحہ 231) (حیات الحیوان تحت موضوع الاسد)

اس کے علاوہ ایک اور اہل علم قاسم بن جعفر اللغوی نے شیر کے ۱۳۰ ناموں کا ذکر کیا ہے جن میں سے مشہور نام مندرجہ ذیل ہیں۔
الاسد ، قسورة ، اسامة، البیهس، النآج ، الحارث ، حیدرة ، غضنفر ، الدوّاس ، العصب ، اللّیث ،المتهیّب اور الورد وغیرہ۔

وجہ تسمیہ:

شیر فارسی زبان کا لفظ ہے، انگلش میں اسے (Lion) لائِن کہا جاتا ہے جو لاطینی زبان کے لفظ لیو اور قدیم یونانی زبان کے لفظ لیون سے مشتق(اخذ کیا ہوا)ہے۔ عبرانی زبان میں بھی اسی سے مشترک لفظ "لاوی" لایا جاتا ہے۔

شیر کی کنیتیں:

علماء وماہرین حیوانات شیر کی بہت سی کنیتیں بیان کرتے ہیں جیسے کہ "ابولابطال، أبو حفص، أبو لأخیاف، ابوالعباس ، ابوالحارث وغیرہ۔

شیر بطور ضرب المثل:

شیر تمام حیوانات میں سب سے زیادہ بلند وبالا درجے کا حامل حیوان ہے۔ شیر کا مقام و مرتبہ ،رعب ودبدبہ ، قوت و شجاعت ، سخت مزاجی ترش روئی بھی سب جنگلی جانوروں سے بڑھ کر ہے،یہی وجہ ہے کہ شیر کو بطور ضرب المثل قوت ودلیری ،بہادر وجرأت مند ہونے کے اعتبار سے استعمال کیا جاتا ہے۔ شیر کو بطور بہادری کے ضرب المثل قرآن میں بھی تشبیہ دی گئی ہے جس کا ذکر اس کتاب میں آگے چل کر گیا ہے۔

شیر کی بہادری و جرأت کی وجہ سے بہت ساری عظیم شخصیات کو کتب سیرت میں اسد یعنی شیر کہا گیا ہے جیسے کہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسد اللہ کہا جاتا ہے، مزید یہ کہ ان کے بارے یہ کہا گیا ہے کہ ان میں شیر کی سی دلیری پائی جاتی تھی، اس لیے ان کا نام شیر کے ناموں سے مشتق ہے۔ حضرت عبد اللہ بن شیاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شعب کے دن حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اکتیس کافروں کو واصل جہنم کیا اسی وجہ سے انہیں شیر خدا کہا جاتا ہے۔

(اسدالغابة فی معرفة الصحابه فی تذکره عبداللہ بن شیاب)
(اسدالغابة فی معرفة الصحابه فی تذکره ابن الشیاب رضی اللہ تعالیٰ عنه)

اسی طرح ایک اور عظیم شخصیت حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی ایک صحیح حدیث مبارکہ کے مطابق اسد اللہ یعنی اللہ کا شیر کہا گیا ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر کہا کہ (ہرگز) نہیں (ہو سکتا ہے کہ) وہ مال قریش کے کسی بجو کو دیں اور اللہ کے شیروں میں سے اُس شیر (ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو چھوڑ دیں جو اللہ عزوجل اور اُس کے رسول ﷺ کی طرف سے قتال کرتا ہے۔
(حیات الحیوان تحت موضوع الاسد) (حیات الحیوان تحت موضوع الضبع)(صحیح مسلم رقم الحدیث :1851)

شیر کی انواع:

علامہ کمال الدین الدمیری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف حیوات الحیوان میں لکھتے ہیں کہ ارسطو کا کہنا ہے کہ "میں نے شیر کی ایک ایسی نوع (قسم) دیکھی ہے جو انسانی چہرے کے مشابہ تھی، اُس کے جسم کی رنگت گہری سرخ تھی اور اس کی دم بچھو کی دم سے مشابہ تھی"(حیات الحیوان تحت موضوع الاسد) اس قسم کو الورد (یعنی گلاب) کہا جاتا ہے۔ اس بات کے شواہد میں یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ فرعون لعین کے زمانے کے جو کھنڈرات احرام مصر کے نام سے مصر میں موجود ہیں ان میں شیر کی مورتیاں ہیں جن کے چہرے انسانی شکل کے مشابہ دیکھائے گئے ہیں، ہو سکتا ہے کہ اس زمانے میں انسانی شکل کے شیر ہوں یا اس سے ماقبل زمانے میں ایسے شیر روئے زمین پر پائے جاتے ہوں جن سے متاثر ہو کر ان لوگوں نے ایسی مورتیاں بنائیں ہوں، بہر حال اللہ عزوجل اور اس کا رسول ﷺ ہی اس بارے میں بہتر جانتے ہیں (محمد نواز رضوی)۔
شیر کی ایک نوع (قسم) گائے کی شکل کے مشابہ ہوتی تھی جس کے سر پر سیاہ رنگ کے سینگ ہوتے ہیں جو ایک بالشت برابر ہوتے ہیں (حیات الحیوان تحت موضوع الاسد) یہ دونوں انواع کے شیر اب دنیا میں نایاب ہو چکے ہیں۔

شیر کی پیدائش:

بعض ماہرین حیوانات کا کہنا ہے کہ شیرنی ایک وقت میں ایک ہی بچہ جنم دیتی ہے اور بعض ماہرین حیوانات کا کہنا ہے کہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض اوقات شیرنیاں ایک وقت میں ایک سے زیادہ بچے بھی جنم دیتی ہیں۔جب شیرنی بچہ جنم دیتی ہے تو وہ لوتھڑا نما ہوتا ہے جو تین دن تک اُسی حالت میں رہتا ہے شیرنی اُس کو اُسی حالت میں چاٹتی رہتی ہے پھر نر شیر آتا ہے اور اُس لوتھڑے پر مسلسل پھونکتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ لوتھڑا سانس لینا شروع کر دیتا ہے، اس سے اَعضاء نکلنا شروع ہو جاتے ہیں، ابتدائی دِنوں میں اس کی شکل بلی کے بچے کی طرح ہوتی ہے جب یہ بچہ شیر اور شیرنی کی صورت پر آتا ہے تو شیرنی اس کی کو دودھ پلانا شروع کر دیتی ہے۔ماہرین حیوانات کا یہ بھی کہنا ہے کہ یہ بچہ سات دن بعد مکمل طور پر آنکھیں کھولتا ہے۔

(حیات الحیوان تحت موضوع الاسد)

شیر کی صفات:

ماہرین حیوانات اور چند اہل علم کا کہنا ہے کہ شیر بھوک پر صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتا ہے، اِسے پانی کی ضرورت کم محسوس ہوتی ہے اور یاد رہے یہ کتے اور بلی کی طرح پچھلی ٹانگوں پر بیٹھ کر ہی پانی پیتا ہے، جیسے کتا اور بلی پانی چاٹ چاٹ کر پیتے ہیں ایسے ہیں ہی شیر پانی پیتا ہے(محمد نواز رضوی)۔
شیر قدرتی طور پر غیرت مند جانور ہے،"یادرہے کہ شیر کتے کا جھوٹا پانی نہیں پیتا"(حیات الحیوان تحت موضوع الاسد) شیر اپنے علاوہ کبھی بھی دوسرے جانور کا کیا ہوا شکار نہیں کھاتا اور نہ ہی بچا ہوا شکار کھاتا ہے۔بعض دفعہ شیر کا بھوک پر جب پیمانہ لبریز ہو جاتا ہے تو اس کی حالت بگڑ جاتی ہے اور یہ بپھر جاتا ہے۔چنانچہ ایک خوبصورت شعر ہے،

وتجتنب الاسودُ ورودُماء
اذا کان الکلاب و بغن فیه

ترجمہ: شیر اس پانی کے گھاٹ پر آنے سے پرہیز کرتے ہیں جس گھاٹ کے پانی میں کتے منہ ڈال گئے ہوں۔

(دیوان شافعی صفحہ :112)(المستطرف صفحہ 104،جلد اول)(حیات الحیوان،تحت موضوع الاسد)

شیر کی صفات اور خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ شیر نوچ کر اور چبائے بغیر کھاتا ہے اس کے منہ میں لعاب بہت کم ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس کا منہ گندہ رہتا ہے اور اس سے ہمہ وقت بدبو آتی رہتی ہے۔

شیر کی بہادری اور بزدلی:

جہاں شیر کی بہادری کا ذکر کیا جاتا ہے وہاں شیر بعض چیزوں کا خوف بھی رکھتا ہے شیر کی بزدلی کی علامات میں سے ہے کہ اگر یہ کسی مرغ کی اذان کی آواز سن لے تو اِس کا دل دہل جاتا ہے اور وہ اس مرغے کو نوچنے کی طرف لپکتا ہے۔اسی طرح شیر اگر ڈھول اور تھال کی آواز سن لے تو خوفزدہ ہو جاتا ہے ،بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ شیر بلی سے بھی خوف کھاتا ہے ،دوسری طرف بلی بھی شیر سے خوف کھاتی ہے ۔ شیر کی ایک اور بزدلی کی علامات میں سے ہے کہ یہ آگ جلتی ہوئی دیکھ لے تو اسے حیرانگی سے دیکھتا ہی رہتا ہے۔

(حیات الحیوان،تحت موضوع الاسد)

شیر اپنی دھاڑ میں کیا کہتا ہے؟

طبرانی اور حافظ منذری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ اجمعین سے دریافت کیا

اتدرون مايقول الاسد فی زئیره

ترجمہ: (اے میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ اجمعین) کیا تم جانتے ہو کہ شیر اپنی دھاڑ میں کیا کہتا ہے؟

تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ اجمعین نے جواب دیا کہ اللہ عزوجل اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اِنّه يَقُولُ : اَللّٰهُمَّ لَا تُسَلِّطْنِي عَلىٰ اَحَد مِّنْ اَهْلِ الْمَعْرُوفِ

ترجمہ: وہ کہتا ہے کہ اے اللہ عزوجل مجھے نیکی کرنے والوں میں سے کسی پر مسلط نہ کرنا

(حیات الحیوان تحت موضوع الاسد)(فردوس الاخبار رقم الحدیث:2155)

یہی وجہ ہے کہ شیر نیک لوگوں کی غلامی کرتا ہے نہ کہ ان پر حملہ آور ہوتا ہے،شیر نیک لوگوں کا حکم بھی مانتا ہے ان کی زبان بھی سمجھتا ہے اور ان کے ساتھ رہنا بھی پسند کرتا ہے۔کتاب ھذا اسی موضوع پر ہے۔ علامہ عبدالروف مناوی رحمۃ اللہ علیہ اس مندرجہ بالا حدیث کے بارے کہتے ہیں کہ "شیر واقعی اپنی دھاڑ میں یہ دعا مانگتا ہے اور یہ کہ شیر کی طبیعت میں نیک لوگوں کو تکلیف نہ دینا (بھی) رکھا گیا ہو"۔(فیض القدیر 3/314)

رات میں چمکنے والی آنکھیں:

بعض ماہرین حیوانات کا کہنا ہے کہ رات میں چار جانوروں کی آنکھین چمکتی ہیں ، شیر ، چیتا ،بلی اور افعی سانپ۔

شیر اور چیتے کی کھال رکھنا کیسا؟

ایک حدیث شریف میں ہے کہ رحمت کے فرشتے اُن ہمراہیوں کے ہمراہ نہیں رہتے جن کے پاس چیتے کی کھال ہو۔

(سنن ابی داؤد ،رقم الحدیث:4130)

شیر بیمار ہوتا ہے تو کیا کرتا ہے؟

مولانا ابوالنور بشیر کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اگر شیر بیمار ہوجائے تو بندر کھاتا ہے اور صحت یاب ہو جاتا ہے اور اگر کبھی خود زخمی ہوجائے تو بھیڑے اس پر جمع ہو کر اسے ہلاک کر ڈالتے ہیں۔

(عجائب الغرائیب صفحہ: 20)

شیر سے بچنے کی دعا:

ابن السنی نے اپنی کتاب "عمل الیوم و اللیلة "اور علامہ کمال الدین الدمیری رحمۃ اللہ علیہ نے " حیات الحیوان "میں ایک روایت نقل کی ہے کہ داؤد بن حصین نے حضرت عکرمہ سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس سے اور عبداللہ بن عباس نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس وقت آپ لوگوں میں سے کوئی کسی وادی میں ہو اور شیر سے خوف کھانے لگے تو یہ کلمات پڑھ لیا کرے۔

اَعُوْذُ بَدَانِيَالِ وَبِا لْجُبِّ مِنْ شَرِّ الْاَسَدِ

عبدالجبار بن کلیب فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک سفر میں ابراہیم بن ادھم (بن منصور التمیمی البلخی، ایک مشہور متقی بزرگ اور ولی اللہ گزرے ہیں:161ھ) کے ہمراہ تھے تو ایک مقام پر ہمارے سامنے شیر آگیا تو ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تم لوگ کہو۔

اَللّٰهُمَّ احْرِسْنَا بِعَيْنِكَ الَّتِى لَا تَنَامُ ، واحْفَظْنَا بِرُكْنِكَ الَّذِى لَا يَرَامُ وَارْحَمْنَا بِقُدْرَتِكَ عَلَيْنَا لَا نَهلِكَ وَأَنْتَ رَجَاؤُنَا يَا اللهُ يَااللّٰهُ يَااللّٰهُ

عبدالجبار بن کلیب فرماتے ہیں کہ اتنا کہنا تھا کہ اس شیر نے ہم سے بھاگتے ہوئے پیٹھ پھیر دی، عبدالجبار بن کلیب مزید فرماتے ہیں کہ مجھے جب کبھی خوفناک معاملہ پیش آیا تو انہی الفاظ کے ساتھ دعا مانگی تو خیر ہی پائی۔

(حلیةالاؤلیا ء 367/7)(تھذیب اب عساکر 167/2)(حیات الحیوان تحت موضوع الاسد)

شرعی حکم

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور علماء فرماتے ہیں کہ شیر کا گوشت کھانا حرام ہے، اس حدیث کی روح سے جو کہ صحیح مسلم میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

كُلُّ ذى نابٍ من السباع فأكْلُهُ حرام
(صحيح مسلم رقم الحديث: 1933)

ترجمہ: درندوں میں ہر کچلی کے دانتوں سے کھانے والا جانور جو ہے اس کا گوشت حرام ہے۔

علمی نقطہ: کچلی والے جانوروں سے مراد وہ جانور ہیں جو اپنے نوکیلے دانتوں کی وجہ سے خوراک وغذا حاصل کرتے ہیں اور شکار کو پکڑتے ہیں۔

شیر سے متعلقہ کہاوتیں:

حسن بن عبد اللہ عسکری روایت کرتے ہیں حسن سے اور حسن روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن عَمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے ایک ہزار کہاوتیں یاد کی تھیں انہی کہاوتوں میں سے ہے جسے عرب لوگ بھی اکثر دھراتے ہیں۔

۱)أكرم مين الاسد (فلاں آدمی شیر سے بھی زیادہ اکرام والا ہے)
۲)ابخرمن الاسد(فلاں آدمی شیر (کے منہ سے آنے والی بدبو) سے بھی زیادہ گندہ ہے)
۳)اكبر من الاسد(فلاں آدمی شیر سے بھی زیادہ بڑا ہے)
۴)اشجع من الاسد(فلاں آدمی شیر سے بھی زیادہ دلیر ہے)

طبی خواص:

۱)جو شخص شیر کی چربی لے کر اسے اپنے جسم پر مالش کرے گا درندے اس سے دور بھاگیں گے
۲)اگر مِرگی کے مرض میں مبتلا بچے کے گلے میں شیر کی کھال کا ٹکڑا بالوں سمیت لٹکا دیا جائے تو وہ بچہ بالغ ہونے سے قبل مِرگی سے نجات پا لے گا۔
۳)شیر کا گوشت فالج کے مریض کے لیے نہایت مفید دوا ہے
۴)اگر شیر کی کھال کا ٹکڑا ایسی جگہ رکھ دیا جائے جہاں دیمک (گھن) لگنے کا خطرہ ہو تو وہاں دیمک نہیں لگے گی۔
۵)اگر شیر کی چربی پاؤں پر ملی جائے تو سردی کی تکلیف سے بچا جا سکتا ہے۔
۶)بواسیر اور نقرس (جوڑوں کے درد کی بیماری) میں مبتلا مریض، شیر کی کھال پر بیٹھے تو اس کی یہ بیماری ختم ہو جائے گی۔(نوٹ: شریعت نے شیر کی کھال پر بیٹھنا ناپسند فرمایا ہے بہر حال یہ نسخہ ہے اور علاج کی

غرض سے جائز ہے، کھال پر بیٹھنے کو ایک عمل بنا لینا اور لوگوں کو تکبر کی غرض سے ایسا کر کے دیکھانا شریعت نے اس منع فرمایا ہے)۔
۷)شیر کے پتے کا سرمہ آنکھوں میں لگانے سے نگاہ تیز ہوتی ہے۔

(حياة الحيوان تحت موضوع الاسد)

شیر سے متعلقہ خوابوں کی تعبیریں:

۱)شیر کو خواب میں دیکھنا ایسے بادشاہ کی طرف اشارہ کرتا ہے جو سخت گرفت کرنے والا ہو اور اپنے ظلم کے بل بوتے پر مسلط ہو جانے والا ہو۔
۲)شیر کا خواب میں دیکھنا بسا اوقات موت پر بھی دلالت کرتا ہے۔
۳)شیر کو خواب میں دیکھنا مریض کی عافیت پر بھی دلالت کرتا ہے۔
۴)اگر کسی آدمی نے خواب میں دیکھا کہ اس کا شیر سے مقابلہ ہوا ہے اور شیر نے اس کو پچھاڑ دیا ہے تو ایسا آدمی بخار میں مبتلا ہو گا۔
۵)اگر کسی آدمی نے خواب میں دیکھا کہ وہ شیر کا سر کھا رہا ہے تو ایسا آدمی بادشاہ بنے گا اور رعایا پر حکومت کرے گا۔
۶)اگر کسی آدمی نے خواب میں دیکھا کہ اس نے شیر کا بچہ گود میں اُٹھا رکھا ہے تو ایسے شخص کی بیوی حاملہ ہو گی اور بیٹا جنم دے گی۔

(حياة الحيوان تحت موضوع الاسد)

خاتم النبین محمد الرسول اللہ ﷺ کی شیروں پر حکومت

خاتم المرسلین محمد الرسول اللہ ﷺ ہی وہ ہستی ہیں جن کے وسیلہ سے سب انبیاء کرام علیہ السلام اور بہت سے اولیاء عظام کو شیروں پر حکومت اور راج حاصل ہوا۔

رسول اللہ ﷺ سے قبل محمد نامی بچے:

مورخ ابن خلکان کا کہنا ہے کہ تین اشخاص ایسے ہوئے ہیں جن کا نام محمد رکھا گیا اور ان تین کے علاوہ کسی بچے کا نام محمد نہیں رکھا گیا ان تینوں اشخاص کے آباء ایک وفد کی شکل میں ایک بادشاہ کے پاس گئے اور اُس بادشاہ کے پاس پہلی کتابوں میں سے کسی کتاب کا علم تھا تو اس بادشاہ نے اُن تینوں افراد کو نبی اکرم ﷺ کے مبعوث ہونے کی خبر دی تو اس وفد میں موجود تینوں اشخاص نے اپنے گھر میں اپنی ازواج کو حاملہ حالت میں چھوڑا تھا تو جب اُنھوں نے اُس بادشاہ سے نبی اکرم ﷺ کے مبعوث ہونے کی خبر سنی تو ان میں سے ہر ایک نے مَنت (نذر) مانی کہ اگر اس کی عورت نے لڑکا جنم دیا تو وہ اس کا نام محمد رکھے گا تو ان تینوں نے ایسا ہی کیا اور یہ تینوں محمد نامی بچے یہ ہیں (۱) محمد بن سفیان بن مجاشع (یہ

مشہور شاعر فرزدق جس نے اہل بیت کی شان میں قصیدہ لکھا تھا اس کا دادا تھا)(۲) محمد بن أحیحہ (یہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے دادا عبد المطلب کی ماں کی طرف سے ایک بھائی کا نام ہے)(۳) محمد بن حمران بن ربیعہ تھا

علمی نقطہ: لیکن یہاں یہ بات یاد رہے کہ حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے پہلے کسی شخص کا نام احمد نہیں رکھا گیا، لہذا ایک نبی کی حثیت سے احمد نام آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے خاتم المرسلین ہونے کی دلیل ہے۔

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو شیر سے تشبیہ:

بہادروں کو اکثر اَوقات اہل فہم عموما شیر کہہ دیتے ہیں۔ امام نجم الدین غَزِّی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ عزوجل نے نبی آخرزماں محمد الرسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو شیر سے تشبیہ دی ہے اور اگر یہ بات انتہا درجے کی مدح نہ ہوتی تو رب عزوجل آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو شیر سے ہرگز تشبیہ نہ دیتا۔
(حسن العنبه: 11/456)

چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے۔

كَأَنَّهُمْ حُمُرٌمُسْتَنْفِرَة (49)فَرَّت مِنْ قَسْوَرَة(50)
(سوره المدثر)

ترجمہ: گویا وہ (کافر بھڑکے) ہوئے گدھے ہیں جو کہ شیر (محمد الرسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) کے (جلال) سے بھاگے ہیں

اہل علم ان آیات کی تفسیر میں فرماتے ہیں مشرکین اپنی جاہلیت میں گویا گدھے کی طرح ہیں کہ جس طرح گدھا شیر کو دیکھ کر خوفزدہ ہو کر بھاگتا ہے اسی طرح یہ کافر لوگ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے قرآن کی آیات مبارکہ سن کر بھاگتے ہیں۔

اس آیت مبارکہ سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ کفار کو جاہل گدھے کہنا جائز ہے اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ جیسے شیر رعب و دبدبے والا ہوتا ہے ایسے ہی نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم بھی رعب و دبدبے اور جلال والی شخصیت ہیں۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں نبی، ولی تو کسی کو کچھ کہتے ہی نہیں انہیں ان آیات مبارکہ میں غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔

شیر اور اونٹوں سے متعلقہ غیبی خبر:

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نہ صرف شیروں کی ابتداء سے واقف ہیں بلکہ شیروں کی انتہا سے بھی واقف ہیں۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین کی طرف اِس حال میں نزول فرمائیں گے کہ اُن کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے حالانکہ اُن کے سر پر کوئی تری وغیرہ بھی نہ ہوگی او وہ صلیب (Cross) کو توڑیں گے اور خنزیر کو ہلاک کریں گے اور مال کو نچھاور کریں گے اور زمین پر اتنا امن قائم ہو جائے گا

حتی یرعی الأسد مع الابل النمرمع البقر والذئاب مع الغنم

ترجمہ: حتی کہ شیر اونٹوں کے ساتھ چریں گے، چیتا گائے کے ساتھ چرے گا اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چریں گے۔

اور چھوٹے بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے اور ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائے گا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس زمین پر چالیس سال تک زندہ رہیں گے پھر وہ پردہ فرمائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے ان کی تدفین کریں گے۔

(سنن ابی داؤد رقم الحدیث: 4324)(حیات الحیوان تحت موضوع الاسد)

اسی طرح حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک دن ہمیں خطبہ دیا جس کا زیادہ تر حصہ دجال، اُس کے نکلنے، اُس کے فتنے اور اس کی دنیا میں مدت سے متعلق تھا اور دوران خطبہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام میری امت میں منصف اور عادل امام بن کر نزول فرمائیں گے، لوگوں کے دلوں سے آپس کے کینہ و بغض دور ہوجائیں گے، ہر قسم کے زہریلے جانور کا زہر ختم ہوجائے گا حتی کہ اگر کوئی بچہ سانپ کے منہ میں اپنا ہاتھ ڈال دے گا تو اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اور کوئی بچی شیر کے پاس جائے گی تو شیر اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔

(حلیۃ الاولیاءرقم الحدیث :8009)

گستاخ رسول ﷺ کو شیر نے واصل جہنم کیا:

شیر کی پیدائش سے لے کر قیامت تک شیر آنے والے شیر انبیاء کرام علیہ السلام کی ناموس کے پہرا دارا ہیں۔ ایک دن نبی اکرم ﷺ قرآن پاک کی تلاوت فرمارہے تھے تو جب آپ ﷺ سورہ نجم کی آیت نمبر 1

وَالنَّجْمِ اِذا هَوٰىٰ (سورہ نجم آیت نمبر ١:)

ترجمہ: اس پیارے چمکتے تارے محمد ﷺ کی قسم جب یہ معراج سے اترے

پر پہنچے تو بدبخت عتبہ بن ابولہب نے کہا "میں نجم تارے کے رب کا منکر ہوں" یاد رہے کہ اس سے پہلے ابولہب اور اس کے بیٹے نبی اکرم ﷺ کو آپ علیہ السلام کی عترت سے متعلق بھی تکلیف پہنچا چکے تھے پھر اُس وقت نبی اکرم ﷺ نے عتبہ کے خلاف دعائے جلال فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ سَلِّطْ عَلَیْہِ کَلْبا مِنْ کِلَابِکَ یَنْھَشُہُ

ترجمہ: اے اللہ عزوجل اس (عتبہ) پر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط فرمادے جو اسے نوچ کھائے۔

تو اِس دعائے جلال کے کیے جانے کے بعد ایک وقت ایسا آیا کہ ابولہب اور اس کے بیٹے عُتبہ نے ملک شام کی جانب سفر کیا تو اسود بن ھبار فرماتے ہیں کہ میں بھی ان دونوں باپ بیٹے کے ہمراہ ہولیا تو سفر کرتے کرتے ہم نے شراۃ (ایک پہاڑ کا نام ہے جو ملک شام میں ہے) کی جبڑ میں مقام زرقاء پر پڑاؤ ڈالا جس کے قریب ایک راھب کا عبادت خانہ تھا جب ہم پڑاؤ ڈال چکے تو اس راھب نے ہم سے پوچھا کیا آپ لوگوں کو کسی چیز نے یہاں پڑاؤ ڈالنے پر مجبور کیا ہے؟ یہاں تو درندے رہتے ہیں۔ ابولھب نے ہم لوگوں سے پوچھا کہ کیا تم میری عمر کے بارے میں اور میرے حقوق کے بارے میں جانتے ہو جو بطور (سردار مکہ) تم پر ہیں تو اسود بن ھبار کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے کہا جی ہاں تو ابولھب نے کہا یقینا محمد (ﷺ) نے میرے بیٹے کے خلاف دعائے جلال کی ہے۔ پس تم اس عبادت خانے پر سارے سامان کو جمع کرکے اس کے اوپر میرے بیٹے کا بستر لگادو اور پھر اس کے آس پاس سوجاؤ تو اسود بن ھبار کہتے ہیں کہ ہم نے اُسی طرح کیا جس طرح ابولھب نے کہا تھا کہ ہم نے سامان کو جمع کیا تو وہ ڈھیر کی صورت میں کافی اونچا ہوگیا اور ہم اس ڈھیر کے چاروں طرف بستر لگا کر سوگئے جب کہ عُتبہ کو اس سامان کے ڈھیر کے اوپر ہی رات گذارنے کے لیے سلایا۔ جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو شیر آیا اور اس نے ہمارے چہروں کو سونگھنا شروع کردیا جب سب چہروں کو سونگھ چکا تو اس نے سامان کے ڈھیر کے اوپر سوتے ہوئے عُتبہ پر حملہ کی غرض سے چھلانگ لگا کر عُتبہ کی گردن کو اس طرح پکڑا کہ اس کا سر تن سے جدا کرڈالا۔ اِس سے قبل عُتبہ صرف یہ آواز نکال سکا "اے کتے میری تلوار" اسے اس کے علاوہ کچھ کہنے اور کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ علامہ کمال الدین الدمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شیر نے چھلانگ لگا کر اپنا پنجہ عتبہ کو اِس زور سے مارا کہ عتبہ چلایا "شیر نے مجھے ہلاک کرڈالا" پھر عتبہ اُسی وقت مرگیا۔ اسود بن ھبار کہتے ہیں کہ ہم نے اس شیر کو بہت ڈھونڈا لیکن ہم اس کو ہرگز نہ ڈھونڈ سکے۔

(حیات الحیوان تحت موضوع الاسد) (سن الکبریٰ للبیھقی رقم الحدیث:10052)

اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ میں مسلم بن عَمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تذکرہ میں بھی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ابولہب کے بیٹے کے خلاف دعائے جلال فرمائی کہ اے اللہ اپنے کتوں میں سے کوئی کتا اس پر مسلط فرما۔ آپ ﷺ نے ایسا اس لیے کیا کہ وہ آپ کی شان میں بدگوئی کیا کرتا تھا۔

علمی نقطہ: یادرہے کہ امام حاکم اور اام ابونُعیم رحمۃ اللہ علیہ اجمعین نے اس روایت کو صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔

اس مندرجہ بالا روایت سے چند باتیں معلوم ہوتی ہیں کہ گستاخان رسول ﷺ سے ایک خاص قسم کی بدبو آتی ہے جس سے جانور بھی اُنہیں پہچان لیتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ گستاخان رسول ﷺ کو تو درندے بھی برداشت نہیں کرتے اور پھر یہ جو قول ہے کہ اسلام کسی کو کچھ نہیں کہتا، اسلام امن کا درس دیتا ہے یہ

صرف دشمنان اسلام کو خوش کرنے کی ایک غلیظ سازش ہے، تیسرا یہ کہ نبی اکرم ﷺ اپنے گستاخ کے بارے چاہتے ہیں کہ اسے کوئی نہ کوئی مخلوق خدا میں سے واصل جہنم کرئے۔ یہ حق سب سے پہلے بنی نوع انسان میں مسلمان کا ہے کہ وہ اپنے نبی علیہ السلام کی خاطر غیرت کا اظہار کرئے۔ چوتھا یہ کہ گستاخان رسول ﷺ کے خلاف دعائے جلال کرنا خود نبی اکرم ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔ پانچواں یہ کہ گستاخاں رسول ﷺ کو ماورائے عدالت قتل نہ کیا جائے یہ صرف ڈرامائی الفاظ ہو سکتے ہیں حقیقت سے ان کا کوئی تعلق نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو پھر کیا جانور جو انبیاء کرام علیہ السلام کی ناموس پر پہرا دیتے ہیں ان کو بھی ورائے عدالت لایا جائے گا؟

علامہ کمال الدین الدمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیر کو نبی اکرم ﷺ نے مندرجہ بالا روایت کے مطابق کتا اس وجہ سے کہا کہ یہ بھی کتے کی طرح پیشاب کرتے وقت ٹانگ اُٹھانے میں کتے سے مشابہت رکھتا ہے۔ میں محمد نواز رضوی یہ کہتا ہوں کہ جس طرح اُصحاب کہف کا کتا ان کا وفادار تھا اور ان کی عزت پر پہرا دینے والا تھا اسی طرح انبیاء کرام علیہ السلام کی ناموس کے شیر وفادار ہوتے ہیں۔ وفاداری کی بنا پر نبی اکرم ﷺ نے شیر کو کتا کہا کہ شیر بھی کتے کی طرح انبیاء اور الاولیاء کا وفادار ہے۔ دوسرا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خود قرآن میں نبی اکرم ﷺ کو شیر سے تشبیہ دی گئی ہے تو اس لحاظ سے دنیا بھر کے شیر حیا کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کی ناموس پر پہرے دار مقرر ہیں۔ یہاں یہ بات بھی یاد رہے کہ گستاخان رسول ﷺ کو کتا نہ کہا جائے کیونکہ کتے تو خود ناموس رسالت کے پہرے دار ہیں۔

جا تجھے شیر کھا جائے:

علامہ کمال الدین الدمیری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب حیات الحیوان میں لکھتے ہیں کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک عورت سے فرمایاء

اکلک الأسد

ترجمہ: جا تجھے شیر کھا جائے

تو پس اس عورت کو شیر کھا گیا۔

(حیات الحیوان تحت تذکرہ الأسد)

ان روایات سے نبی اکرم ﷺ کا شیروں پر راج کرنا معلوم ہوتا ہے اور کیوں نہ ہو کہ خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ساری زمین اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی ہے تو جب ایسا ہے تو پھر ہر مخلوق خدا پر آپ ﷺ کو حکومت عطا کی گئی ہے۔

ہے طفیل مصطفیٰ ﷺ قائم شیر کا دبدبہ ومان
ہو نہ کیوں جب شاہد ہے اس پر رب کا قرآن
(محمدنوازرضوی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ لفظ قسورۃ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ عربوں کی زبان میں قسورۃ شیر کو کہتے ہیں اور حبشی زبان میں بھی اسے قسورۃ ہی کہتے ہیں۔ فارس کے لوگوں کی زبان میں اسے "سیر" کہا جاتا ہے اور نبطیوں کی زبان میں اُرنا کہا جاتا ہے۔

(حیات الحیوان تحت تذکرہ قسورۃ)

بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ القسورۃ بروزن فعولۃ یہ القسر سے مشتق ہے جس کا معنیٰ ہوتا ہے غالب ہونا۔ میں محمد نواز رضوی یہاں یہ کہنا چاہتا ہوں چونکہ نبی علیہ السلام کفار پر غالب آنے والے ہیں تو اس لیے بھی قرآن میں آپ ﷺ کو قسورۃ سے تشبیہ دی گئی۔ شیر کو قسورۃ اس وجہ سے بھی کہا گیا ہے وہ دوسرے درندوں پر غالب آنے والا ہے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ قسورۃ مضبوط جان لوگون کو بھی کہا جاتا ہے ۔میں محمد نواز رضوی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک نبی علیہ السلام میں چونکہ چالیس بندوں سے بھی بڑھ کر مضبوطی و طاقت ہوتی ہے اس لیے آپ علیہ السلام کو قسورۃ کہا گیا ہے۔ قسورۃ ابتدائی رات کے اندھیرے کو بھی کہا جاتا ہے، چونکہ رات ڈھلنے کا وقت دن کے اُجالے پر قابو پارہا ہوتا ہے اور رات کی تاریکی سے بھی دور ہوتا ہے، اسی طرح نبی علیہ السلام کفار کے کفر پر غالب آنے والی وہ شام ہیں جو چمکتے تاروں اور چاند کے ساتھ آتی ہے تو چاند خود نبی علیہ السلام اور تارے صحابہ اور اہل بیت ہیں رضوان اللہ اجمعین ہیں۔ پھر اس شام کے بعد تاریکی جس سے گدھے جنگل میں خوف کھا کر بھاگتے ہیں اور کوئی چیز جنگل میں رات کے وقت گدھوں سے زیادہ تیز بھاگنے والی نہیں ہوتی اور وہ بدکے ہوئے گدھے اصل میں کفار ہیں جو اسلام کے نور کو اندھیرا تصور کرتے ہوئے چاندنی کی طرح چمکنے والے قسورۃ سے دور بھاگتے ہیں۔ اسی لیے اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں یہ دو آیات نازل کی ہیں۔

كَاَنَّهُمْ حُمُرمُسْتَنْفِرَة (49)فَرَّت مِنْ قَسْوَرَة(50)
(سورہ المدثر)

پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یہ بھی تو فرمایا ہے۔

وَالنَّجْمِ اِذا هَوَىٰ (سورہ جنم آیت نمبر ۱:)
ترجمہ: اس پیارے چمکتے تارے محمد ﷺ کی قسم جب یہ معراج سے اترے

دلچسپ بات:

یاد رہے جہاں نبی اکرم ﷺ خود شیر ہیں وہاں آپ ﷺ کے والد محترم بھی شیر ہیں، چنانچہ آپ ﷺ کے رضاعی والد محترم کا نام بھی الحارث (یعنی شیر) بن عبد العزیٰ تھا۔ "وہ فرمایا کرتے تھے کہ جب میرا بیٹا اپنی بیان کی ہوئی بات (کہ میں قیامت کے دن آپ کو دیکھاؤں گا کہ مرنے کے بعد زندہ کیا جانا ہے) کو سچ ثابت کرکے دیکھائے گا تو میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے بغیر جنت میں داخل کیے نہ چھوڑے گا"
(اُسدالغابة فی معرفة الصحابه فی تذکره حارث بن العزیٰ)

حضرت نوح علیہ السلام کی شیروں پر حکومت

حضرت نوح علیہ السلام کا اصل نام عبد الجبار علیہ السلام تھا اور ان کا نام نوح علیہ السلام اس وجہ سے پڑ گیا کہ وہ اپنی امت اور اپنے بھائی صابیٔ بن لامک کے اعمال کی وجہ سے بہت رویا کرتے تھے۔
(حیات الحیوان تحت موضوع الاسد)

حضرت نوح علیہ السلام وہ ہستی ہیں جن کو نہ صرف شیروں پر بلکہ تمام روئے زمین کے جانوروں پر حکومت عطا کی گئی۔

شیر کا خون اور شراب کا حرام ہونا:

علامہ کمال الدین الدمیری رحمة اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ روضة العلماء میں ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام نے انگوروں کی بیل لگائی تو شیطان آیا اور اس پر پھونک ماردی تو وہ بیل سوکھ گئی تو حضرت نوح علیہ السلام نے جب بیل کو سوکھا پایا تو اس بارے میں انہیں تفکر ہوا۔ آپ علیہ السلام بیٹھے اس فکر میں محو تھے کہ شیطان لعین آیا اور کہنے لگا اے اللہ (عزوجل) کے نبی (علیہ السلام) آپ کس چیز کے بارے میں متفکر ہیں تو حضرت نوح علیہ السلام نے شیطان لعین کو سارا ماجرا سنایا تو اس پر شیطان لعین نے کہا اگر آپ چاہیں تو بیل دوبارہ تروتازہ ہوجائے تو مجھے اس کی اجازت دیں تاکہ میں اس پر سات چیزوں کو ذبح کروں (نوح علیہ السلام چونکہ شیطان سے پہلے اللہ کی تقدیر پر راضی اور اس معاملہ سے واقف تھے تو اسی لیے) نوح علیہ السلام نے کہا جا کرلے، اس پر شیطان نے شیر، ریچھ، چیتے، گیدڑ، کتے، لومڑی اور مرغ کو قتل کرنے کے بعد پھر ان کا خون اس بیل کی جڑ میں ڈال دیا تو اس پر بیل سرسبز اور شاداب ہوگئی اُس بیل پر سات رنگوں کے انگور لگنے لگے (آج کل بھی انگوروں میں سرخ، کالے، سبز اور زرد رنگ کے انگور پائے جاتے ہیں) جب کہ اس سے پہلے انگور کی بیل کو ایک رنگ کے انگور لگتے تھے، پس یہی وجہ ہے کہ انگور کی شراب پینے والا شیر کی طرح دھاڑنے والا، ریچھ کی طرح اکڑنے والا، چیتے کی طرح غصے والا، گیدڑ کی طرح چیخنے والا، کتے کی طرح لڑنے والا اور لومڑی کی طرح چاپلوس

ہوتا ہے اور مرغ کی طرح آواز نکالنے والا ہوتا ہے یہی وجہ تھی کہ نوح علیہ السلام کی امت پر شراب حرام کر دی گئی تھی۔

(حياة الحيوان تحت موضوع الأسد)

دعائے نوح علیہ السلام اور شیر کا بخار میں مبتلا ہونا:

زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں ہر جانور کے نر و مادہ کے جوڑے کو سوار (ہونے کا حکم) کیا تو ان کے اصحاب نے کہا ہم یا ہمارے مویشی کس طرح پر سکون رہیں گے حالانکہ ہمارے ساتھ شیر بھی موجود ہے؟ (اس پر نوح علیہ السلام نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کی) تو اللہ تعالیٰ نے شیر پر بخار کو مسلط کر دیا پس زمین پر یہ پہلا بخار تھا جو نازل کیا گیا) اسی وجہ سے شیر ہمہ وقت بخار میں مبتلا رہتا ہے، پھر حضرت نوح علیہ السلام کے اصحاب نے چوہوں کا شکوہ کیا اور کہنے لگے کہ یہ (چوہا) فاسق جانور ہے ہماری اشیاء خورد و نوش اور ہمارے دوسرے سامان کو تباہ کر دے گا (حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی) تو اللہ عزوجل نے شیر کی طرف حکم بھیجا پس شیر نے ایک چھینک ماری تو اس سے بلی نکلی اس بلی سے (خوف کھا کر) چوہے چھپ گئے۔

(البدايه والنهايه1/173)(حياة الحيوان تحت موضوع الاسد) (حلية الاوليا ءرقم الحديث:4699)

علمی نقطہ: اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ بلی شیر کی خالہ نہیں جو کہ ہمارے پاک وہند میں مشہور ہے بلکہ بلی کی اصل شیر ہے اور یہ بات بھی جھوٹی ہے کہ شیر درخت پر نہیں چڑھ سکتا شیر کو تو بلی نے درخت پر چڑھنا سکھایا، یاد رہے یہ سب جھوٹ بلکہ شیر کو تو درخت پر بآسانی چڑھتے کئی بار دیکھا گیا ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کی دعا پر شیر گائے میں الفت:

علامہ کمال الدین الدمیری رحمۃ علیہ لکھتے ہیں کہ وہب بن منبہ (تابعی) بیان کرتے ہیں کہ جس وقت حضرت نوح علیہ السلام کو ہر جانور کے جوڑے کو کشتی میں سوار کرنے کا حکم دیا گیا تو حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ عزوجل سے عرض کیا اے اللہ عزوجل میں شیر اور گائے کا کیسے خیال کروں گا اور عناق (بکری) اور بھیڑئے کا کیسے خیال رکھوں گا اور میں لومڑی اور کبوتری کا کیسے خیال رکھوں گا تو اللہ عزوجل نے نوح علیہ السلام کی طرف وحی کی اور استفسار کیا کہ ان جانورروں کے درمیان عداوت کس نے رکھی تو حضرت نوح علیہ السلام فرمانے لگے اے اللہ عزوجل آپ کی ذات نے تو اللہ عزوجل نے فرمایا تو پھر میں ہی ان میں الفت ڈال دوں گا کہ یہ ایک دوسرے کو ضرر نہ پہنچائیں گے۔

(حلية الاولياء رقم الحديث :8009)(حياة الحيوان تحت موضوع الاسد)

حضرت دانیال علیہ السلام کی شیروں پر حکومت

حضرت دانیال علیہ السلام اللہ عزوجل کے جلیل القدر نبی ہیں، جنہیں خاص شیروں پر حکومت حاصل تھی۔

شیر، شیرنی کارات بھر پاؤں چاٹنا:

امام ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے علامہ کمال الدین الدمیری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ انہوں نے نقل کیا ہے کہ جس بادشاہ کی بادشاہت کے دور میں حضرت دانیال علیہ السلام کی ولادت ہوئی اسی بادشاہ کے پاس اس کی حکومت کے نجومیوں اور صاحب علم ہونے کے دعوے دار لوگوں نے جمع ہو کر بادشاہ سے کہا کہ ایک ایسی رات آنے والی ہے کہ جس میں ایک لڑکا پیدا ہوگا اور وہ لڑکا تیری سلطنت میں اُکھاڑ پیدا کرئے گا، تو بادشاہ نے اس رات تک پیدا ہونے والے ہر لڑکے کے بارے میں قتل کر دینے کا حکم دیا (ایسا ہی حکم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے وقت فرعون نے جاری کیا تھا) ۔جب حضرت دانیال علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو اُن کی والدہ اُن کو شیر اور شیرنی کی ایک جھاڑی میں چھپا کر رکھ آئیں تو اس شیر اور شیرنی نے رات بھر حضرت دانیال علیہ السلام کو چاٹتے گزار دی۔ پس اِس طرح اللہ عزوجل نے بادشاہ وقت کے ظلم سے حضرت دانیال علیہ السلام کو محفوظ رکھا یہاں تک کہ حضرت دانیال علیہ السلام کا جس عمر تک پہنچنا اللہ عزوجل کو منظور تھا وہ عمر کے اُس حصے کو پہنچ گئے اور یہ اسی ذات باری تعالیٰ کا حکم تھا (کہ حضرت دانیال علیہ السلام سے شیروں کو اسی دن سے محبت ہوگئی اور آپ علیہ السلام کو شیروں پر حکومت عطا کی گئی) کہ جو اس نے لکھ دیا تھا وہ ہو کر رہنا تھا، اسی لیے تو وہ غالب اور علیم ذات ہے۔

(حیات الحیوان تحت موضوع الاسد)

کنواں، شیر اور حضرت دانیال علیہ السلام:

امام ابن ابی الدنیا نقل کرتے ہیں کہ بخت نصر (بادشاہ) نے دو شیروں کو شکار کرنے کی خوب تربیت دی اور پھر ان کو ایک کنواں میں اُتار دیا اور ساتھ ہی حضرت دانیال علیہ السلام کو اُس کنوئے میں ڈال دیا گیا (تاکہ شیر آپ علیہ السلام کو (نعوذباللہ) کھاجائیں لیکن شیروں نے ایسا نہ کیا) پھر جب تک اللہ عزوجل نے چاہا وہ اس کنوئے میں رہے ۔جب حضرت دانیال علیہ السلام کو بھوک و پیاس کی شدت محسوس ہوئی تو اللہ عزوجل نے (ملک) شام میں حضرت ارمیاء علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ وہ حضرت دانیال علیہ السلام کی خدمت میں کھانا اور پانی لے کر حاضر ہوں جو کہ سرزمین عراق میں ہے تو ارمیاء علیہ السلام حکم کی تعمیل میں کھانا لے کر دانیال علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے کو چل دیے یہاں تک کہ وہ کنویں کے کنارے جا کھڑے ہوئے اور آواز دے کر پکارنے لگے،اے دانیال (علیہ السلام)اے دانیال(علیہ السلام) تو حضرت دانیال علیہ السلام نے پوچھا کہ کون شخص ہے؟ جو مجھے پکار رہا ہے تو حضرت ارمیاء علیہ السلام نے کہا میں ارمیاء(علیہ السلام)ہوں تو حضرت دانیال علیہ السلام نے پوچھا آپ کو یہاں کون سی

ہستی لے آئی تو حضرت ارمیاء علیہ السلام نے کہا مجھے آپ کے پروردگار نے بھیجا ہے اُس پر حضرت دانیال علیہ السلام نے اللہ عزوجل کی حمد بیان کی۔

(حياة الحيوان تحت موضوع الأسد)

شیروں کا حضرت دانیال علیہ السلام کے پاؤں چاٹنا:

بیہقی کتاب الشعب میں نقل ہے کہ جب حضرت دانیال علیہ السلام (بخت نصر بادشاہ کی طرف سے) کنویں میں ڈال دیئے گئے تو ان پر بعد میں جنگلی درندوں (شیروں) کو چھوڑ دیا گیا تو وہ جنگلی درندے (شیر) حضرت دانیال علیہ السلام (کو دیکھ کر آپ علیہ السلام) کے پاؤں چاٹنے لگے اور اُن کی طرف محبت کے انداز میں دُم میں ہلانے لگے پھر آپ علیہ السلام کے پاس ایک فرشتہ آیا اور اُس نے حضرت دانیال علیہ السلام سے کہا اے دانیال علیہ السلام تو دانیال علیہ السلام نے پوچھا تو کون ہے (یاد رہے انبیاء علیہ السلام کو فرشتوں کی پہچان ہوتی ہے چاہے وہ جس مرضی روپ میں آئیں یہاں حضرت دانیال علیہ السلام کا استفسار کرنا توحید کی غرض اور توکل علی اللہ کی غرض سے تھا کہ مجھے یہاں سے نکالنے والی ہستی وہی ہے مجھے کسی کی مدد درکار نہیں) تو فرشتے نے جواباً عرض کی میں (خود آپ علیہ السلام کی طرف آپ کی محبت کی غرض سے کھچا چلا نہیں آیا بلکہ باوجود محبت کے) آپ کے رب عزوجل نے مجھے آپ علیہ السلام کی طرف کھانے کے ساتھ بھیجا ہے (کہ یہ اُسے دو کہ میرا بندہ خاص بھوک کی شدت برداشت کر رہا ہے میری ہی محبت میں) تو حضرت دانیال علیہ السلام نے اس پر کہا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی لَا یَنْسِی مَنْ ذَکَرَهُ

ترجمہ: اللہ عزوجل کے لیے ہیں سب تعریفیں وہ اس کو کبھی نہیں بھولتا جو (شخص) اُسے یاد رکھے۔

(حياة الحيوان تحت تذكره الأسد)

حضرت دانیال علیہ السلام کی انگوٹھی، صحابی رسول ﷺ کے ہاتھ میں:

امام ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد الرحمن بن ابی الزناد سے اُن کے باپ کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوبردہ بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں ایک انگوٹھی دیکھی کہ جس کے نگینے میں دو شیر اس طرح منقش تھے کہ ان دونوں کے درمیان ایک آدمی تھا اور وہ دونوں شیر اس آدمی کو چاٹ رہے تھے تو راوی کہتے ہیں کہ ابو بردہ نے مجھے بتایا کہ یہ دانیال علیہ السلام کی انگوٹھی ہے جو حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وقت حاصل کی تھی کہ جب انہوں نے حضرت دانیال علیہ السلام کو (اُن کی قبر مبارک کھلنے پر) پایا تھا اور پھر ان کو دفن کر دیا تھا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شہر کے علماء سے اس انگوٹھی کے بارے میں پوچھا تو ان لوگوں نے بتایا کہ حضرت دانیال علیہ السلام نے اپنی شکل اور

دو شیروں کی شکل اس حال میں اپنی انگوٹھی پر مُنَقَّش کرائی کہ دونوں شیر اُن کو چاٹ رہے ہیں جس طرح کہ آپ (اے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اسے (اس وقت اپنے ہاتھ میں) دیکھ رہے ہیں، تاکہ وہ حضرت دانیال علیہ السلام اللہ عزوجل کی اُس نعمت کو نہ بھولنے پائیں، پس جب حضرت دانیال علیہ السلام درندوں کی آزمائش میں مبتلا کیے گئے تو اللہ عزوجل نے اوّل تا آخر اس انگوٹھی کو ان درندوں سے پناہ کا ذریعہ بنادیا اور اس انگوٹھی کی وجہ سے حضرت دانیال علیہ السلام درندوں سے کسی بھی قسم کے نقصان سے محفوظ رہے اور کوئی درندہ نقصان پہنچانے کی غرض سے آپ علیہ السلام کے پاس نہ آسکا۔

(حياة الحيوان تحت موضوع الأسد)

علمی نقطہ: یاد رہے کہ اس روایت میں یہ اشکال ہے کہ اللہ عزوجل نے انگوٹھی کو درندوں سے پناہ کا ذریعہ بنادیا، کیا ایک نبی کے لیے نبوت ہی کافی نہیں ہوتی پناہ کے لیے؟ جی ہاں ہوتی ہے لیکن بعض چیزوں میں اللہ نے بعد والوں کے لیے بھی راہ نجات اور راہ پناہ رکھی ہوتی ہے کہ اگر وہ اپنے نبی علیہ السلام کی سنت پر عمل پیرا ہوں گے تو ان کے لیے اس میں بھلائی ہی بھلائی ہے۔

حضرت دانیال علیہ السلام کی قبر مبارک کا کھلنا اور دوبارہ تدفین:

حضرت دانیال علیہ السلام کو اللہ عزوجل نے بخت نصر بادشاہ کے دور حکومت میں نبوت اور حکمت سے نوازا تھا۔ بخت نصر نے حضرت دانیال علیہ السلام کو بنی اسرائیل کے لوگوں کے ساتھ ہی قیدی بنالیا تھا اور اُن سب کو جیل میں ڈال دیا تھا، اُن کو قید میں ڈالنے کے بعد بخت نصر نے ایک ایسا ڈراؤنا خواب دیکھا کہ کوئی اُس کی تعبیر نہ بتاسکا، لیکن حضرت دانیال علیہ السلام نے اس خواب کی تعبیر بتا کر بخت نصر کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا تو اس وجہ سے بخت نصر نے حضرت دانیال علیہ السلام کے ساتھ احترام و اکرام کا معاملہ کیا لوگوں کا کہنا ہے کہ حضرت دانیال علیہ السلام کی قبر دریائے سوس (قوزستان کے شہر سوس میں بہنے والے دریا کو دریائے سوس کہتے ہیں) میں ہے۔ جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس قبر مبارک کو پایا (وہ کھلی ہوئی تھی) تو انہوں نے حضرت دانیال علیہ السلام کے جسم اطہر کو باہر نکالا اور اس کو دوبارہ کفن دیا اور پھر اُن کی نماز جنازہ پڑھی (دانیال علیہ السلام کے جسم اطہر کو سامنے رکھ کر نہ کہ غائبانہ) اور بعد ازاں ان کو دریائے سوس (کے کنارے) دفن کر دیا اور اس پر پانی بہادیا۔

(حياة الحيوان تحت موضوع الأسد)

علمی نقطہ: ہو سکتا ہے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ انگوٹھی تب لی وہ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دانیال علیہ السلام کو کفن دے رہے تھے بلکہ ظن غالب تو یہی رکھنا چاہیے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوبارہ انگوٹھی پہنانا بھولا دیئے گئے ہوں ورنہ کوئی بد بخت کہ سکتا ہے کہ (نعوذ باللہ) اُنہوں نے وہ انگوٹھی چرائی، اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء علیہ السلام کے جسموں کو مٹی کچھ نہیں کہتی اور انبیاء علیہ السلام قبروں میں زندہ رہتے ہیں اور یہ بھی کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت دانیال

علیہ السلام کو دفن کرنے کے بعد دوبارہ اوپر دریائی پانی بہا دینا اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت دانیال علیہ السلام کی قبر اطہر پکی بنائی ہو گی یعنی پتھر وغیرہ کی جس کی وجہ سے مٹی وغیرہ بہنے کا خطرہ ٹل جائے اور قبر دوبارہ کھلنے سے محفوظ رہے۔
ایک بات جو اور معلوم ہوتی ہے وہ یہ کہ اللہ کے خاص بندوں کی قبریں پکی بنائی جا سکتی ہیں کہ نشانیاں ہیں اور پچھلوں کے لیے برکت کا سبب ہیں۔ اس روایت سے اس بات کا بھی اشارہ ملتا ہے کہ انگوٹھی پر نقش بنانا سنت حضرت دانیال علیہ السلام ہے اسی طرح حضرت محمد ﷺ کی انگوٹھی پر بھی نقش موجود تھا۔ ہو سکتا ہے کہ حضرت دانیال علیہ السلام کا انگوٹھی پر شیر اور اپنا نور مجسم بنانا (یعنی خدّوخال) اُن کی شیریعت میں جائز ہو (اللہ عالم و رسولہٗ) لیکن یہ بات بھی ہے کہ وہ انگوٹھی بعد میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ہاتھوں میں پہنتا کرتے تھے اور پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی وہ انگوٹھی پہنتے رہے۔ اس کا پھر ایک ہی جواب بنتا ہے وہ یہ کہ ہر وہ خدوخال جو توحید سے دور نہ کرے اور اللہ عزوجل کی یاد سے غافل نہ کرے جائز ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آٹے کی بنی گھڑیا سے کھیلتی تھی۔ آج کل کے علماء نے اپنے وڈیو بیانات ریکارڈ کروائے ہیں وہ اُس کی طرح طرح کی تاویلات کر کے اسے جائز کہتے ہیں حالانکہ وڈیو بھی ایک سکینڈ میں ۳۰ (تیئس) فریموں (تصویروں) کا تسلسل ہوتا ہے جو وڈیو کی صورت میں نظر آتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شیروں پر حکومت

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ عزوجل کے خلیل ہیں اور کیسے نہ ہو کہ وہ اپنے خلیل کو شیروں پر حکومت عطا نہ کرے۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام تو وہ ہستی ہیں کہ جو اس امت محمد ﷺ کے بھی باپ ہیں۔

شیر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو اپنی زبان سے چاٹتے:

صحابی رسول حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے لیے دو شیر بھوکے رکھے گئے پھر (ظالم بادشاہ وقت کی طرف سے حکم دے کر اُنہیں) آپ علیہ السلام پر چھوڑ دیا جاتا تو وہ بھوکے ہونے کے باوجود آپ علیہ السلام کو اپنی زبان سے چاٹتے اور آپ علیہ السلام کے آگے سجدے میں گر جاتے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ،448/7،رقم الحدیث:9)

سارے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین شیر ہیں

تمام صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین بہادری اور جرأت مندانہ طور پر شیر ہیں۔ ساتویں صدی ہجری میں صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے بارے میں ایک کتاب لکھی گئی جس کا عنوان تھا "أسد الغابة" یعنی جنگلی شیر، بعض احادیث مبارکہ میں تو کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کو شیر سے تشبیہ دی گئی ہے جیسا کہ فاتح خیبر حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسلمانوں کا بچہ بچہ شیر خدا کے نام سے جانتا ہے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہی یہ مشہور تھا "اَسدُاللہ" یعنی اللہ کا شیر۔ دنیاوی شیر ہونا اور یہ اعزاز دنیا والوں سے پانا الگ بات ہے لیکن اللہ عزوجل کا شیر ہونا اور لقب رسول خدا عزوجل وصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے پانا قابل فخر بات ہے۔ خود حضرت علی جب اپنے دشمن مرحب کے مقابلے میں آئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

اَنَا الَّذِی سَمَّتْنِی اُمِّیْ حَیْدَرَہ
كَلَيْثِ غابَاتٍ كَريه الْمَنْظَرَہ
(صحيح المسلم،رقم الحديث: 4678)

ترجمہ: میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر (یعنی شیر) رکھا ہے، میں کچھار کے شیر کی طرح ہیبت ناک ہوں۔

امام عشق و محبت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

شیر شمشیر زن شاہ خیبر شکن
پَر توِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام
(حدائق بخشش)

شرح: حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ عزوجل کے ایسے شیر ہیں جو تلوار چلانے میں ماہر اور لاجواب ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ بادشاہ ہیں کہ جنہوں نے قلعۂ خیبر کو توڑ کر رکھ دیا تھا، دست قدرت کے اُس سائے پہ لاکھوں سلام ہوں۔

اَسدُاللّٰہِ وَاَسَدرَسُولِہ:

خاتم النبین حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے چچا حضرت امیرِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا

يَا حَمْزَةُ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاسَدُاللّٰهِ وَاسَدَرَسُوْله
(شرح الزرقانی علی المواہب:470/4)

ترجمہ: اے حمزہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اے رسول اللہ ﷺ کے چچا، اللہ عزوجل اور اُس کے رسول ﷺ کے شیر۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا، اُس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ساتویں آسمان پر لکھا ہوا ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ عزوجل اور اُس کے رسول ﷺ کے شیر ہیں۔
(مستدرک الحاکم، رقم الحدیث:4950)

امام عشق و محبت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اُن کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں
شیر غُرّانِ سَطْوَت پہ لاکھوں سلام
(حدائق بخشش)

شرح: نبی اکرم ﷺ کے سامنے بہادری کے ساتھ لڑنے والے، جان کی بازی لگا دینے والے اور شیر کی طرح دھاڑنے والے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لاکھوں سلام ہوں۔

اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر:

صحابی رسول ﷺ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے صحیح حدیث شریف میں ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم ہرگز یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ مال قریش کے کسی بجو کو دے دیں اور اللہ کے شیروں میں سے اُس شیر کو چھوڑ دیں جو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی طرف سے جنگ کرتا ہے۔
(حیات الحیوان تحت موضوع الاسد) (صحیح مسلم رقم الحدیث: 1751, 4568)

بپھرا ہوا شیر:

بخاری و دیگر کتب حدیث و سیرت میں ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر جب ابو سفیان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یہ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لے آئے تھے اور صحابیت کے شرف سے منور ہوئے) کے سامنے سے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرے تو (اشعار کے انداز میں) انہوں نے کہا:

الْيَوْمُ يَوْمُ الْمَلْحَمَة
الْيَومُ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ

ترجمہ: آج کا دن (کفار قریش کو) مسل (یعنی رگڑ) کر رکھ دینے کا دن ہے، آج کے دن کعبے میں بھی خون حلال کر دیا گیا ہے۔

علمی نقطه: اہل علم کا کہنا ہے کہ "ملحم" لفظ بنا ہے "لحم" سے اور ملحم جانوروں کے ذبیحہ کی اس جگہ کو کہا جاتا ہے جہاں ذبیحہ کے پارچے یا قیمہ بنایا جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ ملحم جنگ کو بھی کہا جاتا ہے جیسے کہ نبی اکرم ﷺ کا نام مبارک بھی نَبِیُ الْمَلَاحِم (یعنی جنگوں والا نبی) ہے۔

حضرت سعد بن عبادہ کے ان اشعار کے پڑھنے سے اہل مکہ ہل گئے اور کفار قریش نے حضرت سعد بن عبادہ کے یہ اشعار سننے کے بعد ایک عورت کو کچھ اشعار لکھ کر دیئے اور کہا جا ان کو محمد (رسول اللہ ﷺ) کے سامنے جا کر پڑھ تا کہ ہمیں کوئی معافی مل سکے وہ عورت گئی ادھر سے نبی اکرم ﷺ جنت المعلٰی کی طرف سے تشریف لا رہے تھے ،وہ عورت آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی سواری کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ آپ ﷺ نے سواری روک لی اور اُس عورت سے پوچھا کیا مسئلہ ہے تو اس عورت نے یہ اشعار پڑھنے شروع کر دیئے۔

يَانَبِيَّ الْهُدىٰ اِلَيْکَ لَجَا حَيّ قُرَيْشٍ وَلَاتَ حِينَ لَجَاءِ
حِيْنَ ضَاقَت عَلَيْهِمْ سِعَةُ الْاَرضِ وَ عَادَاهُمْ إِلَه السَّمَاءِ

ترجمه: اے ہدایت دینے والے نبی (ﷺ) آج قریش آپ سے پناہ مانگتے ہیں لیکن پناہ کا وقت گزر چکا۔ زمین اپنی وسعت کے باوجود ان لوگوں پر تنگ ہو گئی ہے اور آج عرش کا مالک بھی ان سے ناراض ہے

إِنَّ سَعداً يُرِيدُ قَاصِمَةَ الظَهرِ بِأَهلِ الحُجُونِ وَالْبَطْحَاءِ
خَزرَجِيٌّ لَو يَسْتَطِيْعُ مِنَ الغَيظِ رَمَانَا بِالنَسرِ وَالعَواءِ

ترجمه: تحقیق کہ سعد بن عبادہ اہل مکہ کی کمر توڑ دینا چاہتا ہے۔ اگر سعد بن عبادہ خزرجی ایسے ہی جلال میں رہا تو اُس نے آج سارے اہل مکہ کو اُٹھا کر آسمان سے بھی دور پھینک دینا ہے۔

فَلَئِن أَقحَمَ الْلِواءَ وَنَادَ يَاحَمَاةَ ادبار أَهلَ اللِواءِ
لِتَكونَنَّ بِالْبِطَاحِ قُرَيشٌ فَقْعَةَ القَاعِ فِي أَكْفِ الإِماءِ

ترجمه: اگر سعد بن عبادہ ایسے ہی جھنڈا پکڑ کے آگیا تو آج پورے مکے والے ایسے رگڑے جائیں گے جیسے نابالغ بچیوں کے ہاتھوں میں کھمبیاں رگڑی جاتی ہے۔

فَانْهَيَّنَهُ فَإِنَّهُ أَسَدُ الْأَسَدِ لَدَى الْغَابِ والِغٌ في الدِمَاءِ

ترجمه: (اے اللہ کے رسول ﷺ) اُس کو روکیے وہ تو خون سے بھرا ہوا، جنگلی بپھرا شیر ہے۔

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے اس سعد بن عبادہ کے شعر کے وزن پر ایک اور شعر کہا جو یہ تھا۔

الْيَومُ يَومُ الْمَرْحَمَه
وَالْيَومُ يَومُ تَعَظَمُ فِى الْكَعْبَةِ

ترجمه: آج کا دن رحم کا دن ہے، اور آج کا دن کعبہ کی تعظیم کا دن ہے۔

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جھنڈا لے لیا اور جب ان کے چہرے پر افسردگی دیکھی تو وہی جھنڈا ان کے بیٹے قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شیروں پر حکومت

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ دوئم ہیں اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار غیور اور جلالی طبیعت کے مالک صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین میں ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ ہستی ہیں کہ جن سے تو شیطان لعین بھی ڈرتا ہے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر شیطان لعین بھی راستہ بدل لیتا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اُن عظیم ہستیوں میں سے ہیں جن کو اللہ عزوجل نے شیروں پر حکومت عطا کی تھی۔

دو غیبی شیر:

ایک مرتبہ بادشاہِ روم کا عجمی قاصد مدینہ پاک آیا اور اس نے لوگوں سے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کا پتہ (address) پوچھنا شروع کر دیا۔ اُس کا خیال تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی عالی شان محل میں رہتے ہوں گے۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ اِس وقت صحرا میں بکری کا دودھ دھو رہے ہوں گے۔ قاصد روم ڈھونڈتا ڈھونڈتا وہاں پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چمڑے کا دُرہ سر مبارک کے نیچے رکھ کر زمین پر آرام فرما رہے ہیں۔ قاصد کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اِس طرح زمین پر آرام فرمانا فرط حیرت ڈال گیا۔ اس نے دل میں کہا: "مشرق و مغرب کے لوگ اِن سے خوف کھاتے ہیں اور یہ زمین پر آرام کر رہے اور کوئی محافظ بھی نہیں (معاذاللہ، حاش للہ) انہیں شہید کرنا کتنا آسان ہے" جیسے ہی اس نے اپنے ناپاک ارادے سے تلوار نکالی، یکایک کہیں سے "دو غیبی شیر" ظاہر ہوئے اور اس شخص کی طرف لپکے، شیروں کو دیکھ کر اس پر کپکی طاری ہو گئی، مارے خوف کے اُس کے ہاتھ سے تلوار نیچے گر گئی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتنے میں اُٹھ گئے اور اس سے ڈرنے کا سبب پوچھا تو اس نے سارا معاملہ بتا دیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس کے ساتھ نرمی سے پیش آئے اور اسے معاف کر دیا۔ قاصد نے اس محبت بھرے سلوک سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا اور مسلمان ہو گیا۔

(تفسیر کبیر پارہ 15،تحت الآیہ 7,9) (ازالۃ الخلفا ء،مقصد2، صفحہ172)

جیسی شخصیت ویسی کنیت:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شان و مرتبہ بہت اعلیٰ ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت "ابو حفص" عربی زبان میں ابو حفص شیر کے بچے کو کہتے ہیں۔

(مناقب امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، صفحہ 14)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رعب و دبدبے کی وجہ سے یہ کنیت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مکمل طور پر صادق آتی ہے۔

شیر سے گفتگو اور اسے ہدایت کرنا:

ابن طبرزد نے حکم بن عبد اللہ سے اور پھر حکم بن عبد اللہ بن خطاب تک سند کو بیان کرتے ہوئے زہری کی روایت کو جو انہوں نے ابو واقد سے نقل کی تھی کے حوالے سے لکھا کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جابیہ (شہر کا نام) میں تشریف لائے تو ان کے پاس بنی تغلب (قبیلے) کا آدمی آیا جس کو روح بن حبیب کہا جاتا تھا۔ وہ تابوت (پنجرے) میں ایک شیر (کو قید کر کے)لایا اور اُس تابوت کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے رکھ دیا، تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس سے پوچھا کیا تم (لوگوں) نے اِس کے دانت اور پنجے توڑ دیے ہیں؟ تو ان لوگوں نے کہا نہیں، اِس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لیے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ

ما صید مصید الّا بنقص فی تسبیحه

ترجمہ: کوئی شکار اُس وقت تک شکار نہیں ہوتا کہ جب تک وہ اپنی تسبیح میں کمی نہیں کر دیتا

اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (شیر کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے گفتگو کرتے ہوئے کہا) اے شیر اللہ عزوجل کو (کثرت سے) یاد کیا کر اور پھر اس کے بعد اس (شیر)کو (حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہنے پر) چھوڑ دیا گیا۔

(بحواله کنز العُمَّال رقم الحديث:1918)(حيات الحيوان تحت موضوع القسورة)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شیروں پر حکومت

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ ہیں، اُن کی کنیت "ابو عمرو" اور لقب "ذولنورین" ہے۔ آپ قریشی ہیں اور آپ کا نسب نامہ عبد مناف پر رسول اللہ ﷺ سے جا ملتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ بھی انہی ہستیوں میں سے ہیں جن کو شیروں پر حکومت حاصل ہے لیکن آپ کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ آپ کو یہ کمال بعد از وصال بھی حاصل ہے۔

گستاخ شیر کے منہ میں:

روایت ہے کہ حجاج (بن یوسف ظالم) کا ایک قافلہ مدینہ منورہ پہنچا، تمام قافلے والے امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر انوار پر زیارت کرنے اور فاتحہ کی غرض سے گئے تھے ۔ایک شخص جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض عناد رکھتا تھا۔ وہ توہین و اہانت کے طور پر آپ کی زیارت کے لیے نہیں گیا اور لوگوں سے کہنے لگا کہ وہ بہت دور ہے اس لیے میں نہیں جاؤں گا۔ یہ قافلہ

جب اپنے وطن واپس آنے لگا تو قافلہ کے تمام افراد باخیر و عافیت اور سلامتی کے ساتھ اپنے وطن پہنچ گئے لیکن وہ شخص جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر انور کی زیارت کے لیے نہیں گیا تھا اس کا انجام یہ ہوا کہ (جب قافلہ واپسی کے لیے آرہا تھا تو یہ شخص اُن قافلے والوں کو ملنے گیا تو) درمیان راہ میں بیچ قافلہ کے اندر (اچانک) ایک درندہ جانور (شیر، چیتا) دھاڑتا ہوا اور غراتا ہوا آیا اور اس شخص کو اپنے دانتوں سے نوچنا شروع کر دیا اور پنجوں کے ساتھ دبوچا اور چیر پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ یہ منظر دیکھ کر تمام قافلہ والوں نے یک زبان ہو کر کہا کہ یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے ادبی و بے حرمتی کا انجام ہے۔

(شواہد النبوۃ، صفحہ:158)(کرامت صحابہ،صفحہ: 99)

علمی نقطہ: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے ولیوں کے مزارات پر جانا صحابہ و تابعین کا طریقہ ہے اور یہ کہ اللہ کے ولیوں کی گستاخی برے انجام و خاتمے کا موجب بنتی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شیروں پر حکومت

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ یہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں، جیسے باپ شیر تھا ایسے ہی آپ بھی شیر کی صفات کے مالک تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار جلیل القدر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین میں ہوتا ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقیہ اور بہت عبادت گزار انسان تھے۔

شیر کو کان سے پکڑ لیا:

ابن سبیع السبتی نے شفا الصدور میں حضرت عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ وہ ایک مرتبہ سفر پر نکلے تو چلتے چلتے ایک قوم کے پاس سے گزر رہے تھے تو اُن لوگوں کو پریشان حال دیکھ کر رک گئے اور پوچھا کہ آپ لوگوں کو کیا پریشانی لاحق ہے۔ اُس پر لوگوں نے جواب دیا کہ اِس راستے پر ایک شیر کھڑا ہے جس نے تمام لوگوں کو خوف زدہ کر رکھا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر یہ جواب سن کر فوراً اپنی سواری سے نیچے اترے اور اُس شیر کی طرف چل دیئے اور شیر کے پاس جا کر اسے کان سے پکڑ کر راستے سے ایک طرف ہٹا دیا اور پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تیرے بارے میں حق ہی فرمایا تھا۔
بے شک تو (اے شیر) ابن آدم پر اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کا خوف کھانے کی بنیاد پر مسلط کر دیا گیا ہے اور ابن آدم اگر اللہ عزوجل کی ہی خوف رکھتا تو اے شیر تو ان پر مسلط نہ کیا جاتا اور ابن آدم اگر اللہ عزوجل کے غیر کو چھوڑ کر صرف اللہ عزوجل سے امید رکھتا تو اللہ عزوجل اسے اپنے غیر کے حوالے نہ کرتا۔

(حیات الحیوان تحت تذکرہ الاسد) (تاریخ ان عساکر رقم الحدیث :6498)

شیر دم دبا کر بھاگ نکلا:

علامہ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے طبقات میں تحریر فرمایا ہے کہ ایک شیر راستہ میں بیٹھا ہوا تھا اور قافلہ والوں کا راستہ روکے ہوئے تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے قریب جا کر فرمایا کہ راستہ سے الگ ہٹ کر کھڑا ہو جا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ ڈانٹ سن کر شیر دم ہلاتا ہوا راستہ سے دور بھاگ نکلا۔

(حجة الله على العالمين ، جلد دوئم ،صفحه:866)(تفسير كبير ،جلد پنجم، صفحه:179)

حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شیروں پر حکومت

حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصل نام میں اختلاف پایا جاتا ہے بعض لوگوں کی طرف سے آپ کا نام "رومان" اور بعض کی طرف سے "مھران" جبکہ کچھ لوگ "طھمان" اور کچھ کی طرف سے "عمیر" بتایا گیا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی علیہ السلام کے غلام تھے۔ حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی علیہ السلام کا سامانِ سفر اُٹھا لیا کرتے تھے تو اس لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ نام بارگاہ رسالت مآب ﷺ سے عطا گیا، مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ کہ ایک سفر کے دوران کوئی غازی تھک گیا تو اُس کا سارا بوجھ حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُٹھا لیا پھر اپنا سارا بوجھ بھی اُٹھا لیا اور ساتھ ہی نبی اکرم ﷺ کا سامان بھی اُٹھا لیا اور چلنا شروع کر دیا، یہ سب دیکھ کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم تو آج "سفینہ "یعنی کشتی بن گئے ہو۔ تب سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام سفینہ پڑھ گیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل نام گم ہو کر رہ گیا۔ حضرت سفینہ اہل فارس میں سے تھے ان کو اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خرید کر اِس شرط پر آزاد کیا تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کریں گے۔

شیر فرمانبردار ہو گیا:

حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ تھے ان کے ساتھ شیر کا پیش آنے والا واقعہ بہت مشہور ہے۔ اس واقعے کو بزار، طبرانی، عبد الرزاق اور امام حاکم وغیرہ نے نقل کیا ہے اور امام بخاری اپنی مرتب کردہ کتاب "تاریخ "میں بھی اس واقعہ کو نقل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجاج بن یوسف (ظالم) کے زمانے تک زندہ رہے تھے۔ محمد بن منکدر نے حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی اس واقعہ کو نقل کیا ہے کہ حضرت سفینہ نے بتایا کہ میں ایک مرتبہ سمندری سفر میں ایک کشتی پر سوار ہوا لیکن دوران سفر کشتی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی تو میں کشتی کے ایک تختے (Spline, Plank) پر سوار ہو گیا پس تختہ مجھے ایک ایسی جھاڑی کی طرف لے گیا جہاں ایک شیر بھی موجود تھا، تو جب شیر نے مجھے دیکھا تو وہ میری طرف متوجہ ہوا تو میں نے شیر سے کہا

آنَا مولیٰ رسول ، اللہ ﷺ
ترجمہ: میں رسول اللہ ﷺ کا غلام ہوں۔

تو شیر میری بات سن کر مجھے اپنے کندھوں کے ساتھ اشارہ کرنے لگا گویا کہ مجھے اپنے پیچھے چلنے کا کہہ رہا ہو، میں نے شیر کے پیچھے چلنا شروع کر دیا تو اس نے مجھے ایک راستہ پر لا کھڑا کیا اور پھر اس شیر نے ایک ایسی آواز نکالی کہ میں نے اس سے گمان کیا کہ گویا مجھے الوداعی سلام کہہ رہا ہو۔

اس بات کو ایک پنجابی شاعر نے کیا خوب اپنے انداز میں قلم بند کیا ہے۔

شیر آکھیا سفینہ تائیں سن راہی راہ جاندے
جیڑے غلام رسول اللہ ﷺ دے آسیں غلام اوہنا ں دے

امام نجم الدین غزّی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شیر والا واقعہ دو یا دو سے زیادہ مرتبہ پیش آیا اور ہر بار شیر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے فرمانبردار ہو گیا، یہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظیم کرامت ہے۔

(حسن التنبه:472/11)

علامہ کمال الدین الدمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بیہقی کی کتاب "دلائل النبوۃ" میں بھی محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ سے یہ واقعہ منقول ہے کہ حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ (غلام) تھے ایک مرتبہ سرزمین روم میں اپنے قافلے سے جدا ہو گئے تو وہ سرزمین روم میں گھومتے رہے بالآخر ایک راستے پر جا پہنچے تو بھاگتے ہوئے اپنے لشکر کو تلاش کر رہے تھے تو اچانک راستے میں ایک شیر کھڑا تھا تو حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شیر سے مخاطب ہو کر کہا

یا ابا الحارث انا مولیٰ رسول اللہ ﷺ
ترجمہ: اے ابا الحارث میں رسول اللہ ﷺ کا خادم ہوں۔

میرے ساتھ اس اس طرح کا معاملہ پیش آیا ہے (کہ میں اپنے قافلے سے جدا ہو گیا ہوں) تو شیر نے حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ بات سن کر دُم ہلانا شروع کر دی اور شیر چلتا ہوا آیا اور حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تو اس کے بعد شیر نے جس سمت سے آواز سنی تو اسی سمت میں چلنا شروع کر دیا اور پھر مسلسل چلتا رہا یہاں تک کہ حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر کو جا تلاش کیا۔ جب حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لشکر میں پہنچ گئے تو شیر واپس لوٹ گیا۔

(مشکوۃ ،جلد2،باب الکرامات)(حیات الحیوان تحت موضوع الاسد)

توجہ: اسی طرح کا ایک واقع حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بھی پیش آیا تھا جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن کے لیے رسول اللہ ﷺ سے آخری ملاقات کر کے روانہ ہو رہے تھے، یمن کے راستے میں ایک شیر نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا راستہ روک لیا اس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِسی طرح کے الفاظ کہے جس طرح کے الفاظ حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہے تھے، تو شیر آپ کے منہ مبارک سے یہ الفاظ سنتے ہی آپ کے پاؤں چاٹنے لگا جیسے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چاپلوسی کر رہا ہو۔

علمی نقطہ: اس روایت سے معلوم ہوا کہ اچھے لوگوں کی نسبت بھی اچھی ہوتی ہے اور مشکل میں کام آتی ہے۔ اس روایت سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ وصال شدہ نیک شخصیات کا وسیلہ ڈالنا جائز ہے۔

حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شیروں پر حکومت

حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جلیل القدر صحابی رسول ﷺ ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور حکومت میں ان کو افریقہ کا گورنر مقرر کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے افریقہ میں اسلام کو بہت پھیلایا اور بہت سے علاقے فتح کیے، وہاں کے بہت سے باشندے شرف با اسلام ہوئے، انہوں نے وہاں ایک اسلامی شہر آباد کرنے کا ارادہ کیا، لیکن جس جگہ کا انتخاب کیا گیا وہ ایک خوفناک اور گنجان جنگل تھا۔ وہ جگہ جنگلی درندوں، موذی اور زہریلے حشرات الارض کا گڑھ تھی اسی موقع پر حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کرامت ظہور میں آئی۔

شیر اور دیگر درندے اپنے بچے اُٹھا کر جنگل سے ہجرت کر گئے:

مروی ہے کہ حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اُس لشکر میں اٹھارہ ہزار صحابی موجود تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سب مقدس ہستیوں کو جمع کیا اور ان بزرگان دین کو اپنے ساتھ لے کر اس خوفناک جنگل میں تشریف لے گئے اور بلند آواز سے یہ اعلان کیا۔ اے درندوں اور موذی جانورروں! ہم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ہیں اور ہم اس جگہ اپنی بستی بسا کر آباد ہونا چاہتے ہیں، لہذا تم سب یہاں سے نکل جاؤ ورنہ اس کے بعد تم میں سے جس کو یہاں دیکھیں گے تو قتل کر دیں گے۔
اس اعلان کے بعد اس آواز میں اللہ عزوجل ہی جانتا ہے کہ کتنی تاثیر اور رعب تھا کہ سب درندوں اور حشرات الارض میں ہل چل مچ گئی اور وہ غول در غول اس جنگل سے نکلتے گئے۔ شیر اپنے بچوں کو اُٹھائے ہوئے، بھیڑئے اپنے پلوں کو لئے ہوئے، سانپ اپنے سنپولیوں کو کمر سے چمٹائے ہوئے جنگل سے باہر ہجرت کیے جا رہے تھے اور یہ ایک ایسا عجیب، ہیبت ناک اور دہشت انگیز منظر تھا جو نہ اس سے قبل دیکھا گیا نہ کسی کے وہم و گمان میں آیا۔ غرض پورا جنگل جانوروں سے خالی ہو گیا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ اجمعین نے جنگل کو کاٹ کر ۵۰ ہجری میں ایک شہر آباد کیا جس کا نام قیروان تھا۔ یہ شہر اسی وجہ سے مسلمانوں میں قابل احترام تصور کیا جاتا ہے۔

(کرامت صحابہ صفحہ :323)(معجم البلدان تذکرہ قیروان)

علمی نقطه: اٹھارہ ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ اجمعین کا یہ قول ایسے ہی تھا جیسے حضرت سفینہ رضی اللہ تعالی عنہ کا قول تھا "یا ابا الحارث انا مولیٰ رسول اللہ ﷺ اور شیر سہم گیا۔ اسی طرح ان صحابہ کرام کے قول سے جنگل کے درندئے ہیبت زدہ ہوگئے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شیروں پر راج صرف حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہی حاصل نہ تھا بلکہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ اجمعین کو بھی حاصل تھا۔ اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اٹھارہ ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقرر کردہ امیر کو امیر ماننا اور ان کے حکم کی اتباع کرنا آپ کے خلیفہ ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ آج کل کچھ کتے حضرت امیر معاوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھونکتے ہیں وہ صرف جاہل مطلق بلکہ مرکب جاہل ہیں۔

حضرت عَمرو بن عُتبہ تابعی رحمۃ اللہ علیہ کی شیروں پر حکومت

حضرت عمرو بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ تابعین میں سے ہیں اور بہت نیک بزرگ تھے یہاں تک کہ ساری ساری رات اللہ عزوجل کی عبادت میں گزار دیا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی ان شخصیات میں سے ہیں جن کو اللہ عزوجل نے شیروں پر حکومت عطا کی۔

مجھے حیا آتی ہے کہ اللہ کے سوا شیر سے ڈروں:

حضرت عمرو بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ کے غلام بیان کرتے ہیں کہ ایک سخت گرمی والے دن ہم بیدار ہوئے تو ہم نے حضرت عمرو بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ کو موجود نہ پاکر تلاش کرنا شروع کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیں ایک پہاڑ پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھائی دیئے۔ ہم نے دیکھا کہ بادل آپ رحمۃ اللہ علیہ پر سایہ کیے ہوئے ہیں۔ جب ہم دشمن سے مقابلے کے لیے جہاد پر جاتے تو آپ کی کثرتِ نماز کی وجہ سے ہم رات کو پہرہ داری بھی نہیں کیا کرتے تھے۔ ایک رات ہم نے شیر کے دھاڑنے کی آواز سنی تو بھاگ گئے لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی نماز میں ہی مشغول رہے، بعد میں ہم نے اُن سے کہا: کیا آپ کو شیر سے ڈر نہیں لگا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ اللہ عزوجل کے سوا کسی اور (شیر وغیرہ) سے ڈروں۔

(حلیة اولیاء ،رقم الروایت: 5154)

علمی نقطہ: اس روایت سے معلوم ہوا کہ پہلے صوفی نہ صرف تصوف کی دنیا میں قدم رکھتے بلکہ جہاد بھی کیا کرتے تھے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام تلوار سے بھی پھیلا ہے اور پیار سے بھی، یہ جو کہا جاتا ہے کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے کہ پیار سے؟ بعض لوگ پھر اس پر کہہ دیتے ہیں کہ پیار سے اور سیدھا

تلوار کی نفی کر دیتے ہیں۔ ایسا کہنے والے سب جُہلا اور بزدل ہیں جو تلوار کو اسلام سے جدا کرنا چاہتے ہیں اور اسلام کے خلاف سوچی سمجھی سازش کا حصہ بننا چاہتے ہیں۔

حضرت ابو سعید ابی الخیر میہنی رحمۃ اللہ علیہ کی شیروں پر حکومت

حضرت ابو سعید ابی الخیر میہنی رحمۃ اللہ علیہ بہت نیک اور عبادت گزار بزرگ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر ذکر و اذکار اور عبادت میں مشغول رہتے تھے اللہ عزوجل نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مطیع بہت سے جانوروں کو کیا تھا۔

شیروں پر سواری اور اطاعت گزاری:

حضرت ابو سعید میہنی رحمۃ اللہ علیہ اُن بزرگان دین میں سے ہیں جنہوں نے خطرناک درندوں کو اپنا فرمانبردار بنا لیا تھا، چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شیروں کو اپنا اطاعت گزار بنا رکھا تھا۔ آپ بھی دوسرے اولیاء کرام کی طرح ہیں جنہوں نے شیروں پر سواری کی۔
(حجة الله ،جلد دوئم ،صفحه:857)

شیخ ابو بکر بن ہوار رحمۃ اللہ علیہ کی شیروں پر حکومت

شیخ ابو بکر بن ہوار اولیاء کبار میں سے ہیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ شیخ عبد القادر جیلانی (المعروف غوث پاک) رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے کے زمانہ کے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی وہ پہلی ہستی ہیں جنہوں نے شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پیدا ہونے سے قبل آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بشارت دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ وہ شخصیت ہیں جنہیں نہ صرف اولیاء کبار پر فضیلیت حاصل ہے بلکہ زلزلہ لانے والے فرشتے اور دیگر فرشتے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا حکم مانا کرتے تھے۔ شیخ محمد شبنکی رحمۃ اللہ علیہ کہتے تھے کہ ہمارے شیخ محمد بن ابو بکر ہوار رحمۃ اللہ علیہ (شروع میں) شاطر تھے جنگلوں میں لوٹ مار کیا کرتے تھے ان کے ساتھ ان کے اور بھی ساتھی تھے، وہ لوٹ مار کرنے کے بعد راستے میں بیٹھ کر مال تقسیم کیا کرتے تھے۔ ایک رات ایک عورت سے سنا (جو جنگل کے راستے میں بیٹھی) اپنے خاوند سے کہہ رہی تھی کہ تم یہاں ہی سواری سے اتر جاؤ یہ نہ ہو کہ "ابن ہوار" اور اس کے ساتھی ہمیں لوٹ نہ لیں۔ یہ سن کر آپ پر خوف طاری ہوا اور بہت روئے کہ لوگ مجھ سے ڈرتے ہیں اور اللہ سے نہیں ڈرتے۔ تب ان کے دل میں آیا کہ وہ کسی شیخ سے ملیں جو انہیں اللہ تک پہنچا دے۔ ان دنوں عراق میں کوئی شیخ مشہور نہ تھا (بلکہ آپ پہلے شیخ کامل ہیں جو عراق میں پیدا ہوئے پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے شیخ عبد القادر جیسے بزرگ عراق و بغداد میں پیدا ہوئے) تب شیخ ابو بکر ہوار رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں نبی اکرم ﷺ کو دیکھا اور آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا، پھر عرض کی یارسول اللہ ! ﷺ ! مجھے خرقہ عطا کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے ابن ہوار میں تیرا نبی ہوں اور یہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیرے شیخ ہیں (یعنی یہ ولیوں کے امام تجھے خرقہ

پہنائیں گے)، پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ہم نام (ابو بکر بن ہوار) کو خرقہ پہناؤ، جیسا کہ میں تم کو حکم دیتا ہوں۔ تب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیخ ابو بکر ہوار رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا کپڑا اور طاقیہ (چادر) پہنائی (اور اپنا مرید بنالیا) اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اللہ تم کو برکت دے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بابو بکر ہوار (رحمۃ اللہ علیہ) تم سے عراق میں اہل طریق کے طریقے زندہ ہوں گے جو مردہ ہوچکے ہیں اور قیامت تک تمہارے پاس (عراق وبغداد کے اولیاء کی) شیخیت رہے گی، تمہارے ظہور سے اللہ تعالیٰ پیدا کردہ روحوں کی ہوائیں چلیں گی۔ اُس کے بعد جب شیخ ابو بکر ہوار بیدار ہوئے تو وہی طاقیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اوپر تھا۔ لوگ ان کی طرف دوڑ دوڑ کر آنے لگے۔

قدموں میں شیر لوٹ پوٹ ہوتے:

شیخ محمد بن شبنکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام اطراف سے لوگ شیخ ابو بکر ہوار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آنے لگے ان کے قریب اللہ عزوجل کی علامات ظاہر ہونے لگیں۔ میں ان کی خدمت میں آیا کرتا تھا۔ وہ جنگل میں اکیلے ہوتے تھے۔ شیر آپ رحمۃ اللہ کے گرد اگرد ہوتے تھے اور بعض شیر ان کے قدموں پر لوٹ پوٹ ہوتے۔ ایک دن میں نے ان کے سامنے دیکھا کہ ایک بڑا شیر اپنے رخساروں کو مٹی میں آلودہ کررہا ہے۔ جس طرح کوئی اُس سے خطاب کررہا ہو اور شیخ گویا اُس کو جواب دے رہے ہوں پھر وہ شیر چلا گیا۔ تب میں نے ان سے کہا (اے میرے شیخ) آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے آپ کو یہ (برکت) عطا کی ہے آپ نے شیر سے کیا کہا اور اس شیر نے آپ سے کیا کہا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اے شبنکی اس شیر نے مجھ سے کہا کہ مجھے تین دن ہوگئے کہ کھانا نہیں کھایا، مجھ کو بھوک نے تنگ کیا ہے اور میں نے آج رات اللہ سے فریاد کی ہے تو مجھے کہا گیا کہ تیرا رزق ایک گائے ہے جو کہ موضع ہامیہ میں ہے تو اُس کو پھاڑے گا۔ مگر تجھے تکلیف پہنچے گی میں اس تکلیف سے ڈرتا ہوں مجھے اس کا علم نہیں۔

میں نے اس (شیر) کو کہا کہ تمہیں ایک زخم پہنچے گا جو تمہاری دائیں دستی (دائیاں بازوں) پر لگے گا جس سے تم کو درد ہوگا پھر ایک ہفتہ تک وہ درد جاتا رہے گا اور میں نے لوح محفوظ میں دیکھا ہے کہ گائے اس شیر کا رزق ہے۔ جس کو وہ ضرور پالے گا۔ اہل ہامیہ میں سے گیارہ آدمی نکلیں گے۔ ان میں سے تین مرجائیں گے پہلا دوسرے سے دو گھڑیاں پہلے مرجائے گا اور تیسرا اُس سے ایک گھڑی بعد مرجائے گا۔ شیر کو ان کی طرف سے داہیں دَستی میں زخم پہنچے گا اور ہفتہ بعد میں اچھا ہوجائے گا۔

شیخ شبنکی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں جلد ہامیہ کی طرف گیا تو شیر مجھ سے پہلے وہاں پہنچ گیا اور ہامیہ میں سے گیارہ آدمی نکلے۔ ان میں سے ایک نے شیر کو اس کی دائیں دَستی پر زخم دیا، میں نے دیکھا کہ شیر گائے کو اپنے ساتھ کھینچے ہوئے لے جارہا ہے اور اس کے زخم سے خون نکل رہا تھا۔ پھر ان تین

زخمیوں میں سے جن کو شیر نے زخمی کر دیا تھا ایک تو مغرب کے وقت دوسرا عشاء کے وقت تیسرا فجر کے وقت فوت ہو گیا۔ اس کے بعد میں ایک ہفتہ بعد شیخ کی خدمت میں آیا اور دیکھا تو وہ شیر ان کے سامنے موجود ہے اور اُس کا زخم اچھا ہو گیا ہے۔
(بهجة الاسرار تحت تذكره شيخ ابوبكر بن ہوار رحمة الله عليه)

علمی نقطہ: اس روایت سے معلوم ہوا کہ شیخ ابو بکر ہوار رحمۃ اللہ علیہ عراق میں اولیاء کے امام ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بانٹی ہوئی ولایت ہے کہ جس کی برکت سے شیخ عبد القادر جیسے اولیاء کرام پیدا ہوئے۔ شیخ ابو بکر ہوار رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر درندے اور پرندے چلتے آپ سے باتیں کرتے اور اپنا رزق بھی حاصل کرتے۔ اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ درندے رزق کے لیے اللہ سے التجا کرتے ہیں اور اُن کو جواب بھی دیا جاتا ہے اور دوسرا یہ کہ ان کا رزق اللہ نے اپنے ولیوں کے ہاتھ میں دیا ہے اور یہ بھی کہ ان کے پوشیدہ حالات کی خبر بھی اللہ نے اپنے ولیوں کو دے رکھی ہے، یہ کے حیوانات کے ساتھ کل کیا ہو گا اس کی خبر سے اللہ عزوجل نے اپنے اولیاء عظام کو خبردار کیا ہوتا ہے۔

شیروں کو شیخ کی جدائی کا خوف، ہمیں چھوڑ کر مت جائیں:

شیخ ابو الحسن رفاعی کہتے تھے کہ میں نے اپنے ماموں شیخ منصور سے سنا وہ کہتے تھے کہ سب سے پہلے جس نے شیروں کو جنگل میں آنے والوں کے لیے پر امن کیا وہ شیخ ابو بکر ہوار رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ اُنہوں نے ارادہ کیا کہ جنگلوں سے نکل کر شہروں میں سکونت اختیار کریں پس ان کو سانپوں، شیروں اور جنات نے گھیرے میں لے لیا اور اللہ عزوجل کی قسم دلا کر یہ التجا کی کہ آپ ہم کو چھوڑ کر نہ جائیں۔ تب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان تمام سے عہد و پیمان لیا کہ تم سب میرے مریدین اور دوستوں کو قیامت تک تکلیف نہ دو گے اور یہ کہ وہ جہاں کہیں ہوان کی اطاعت کرو گے جب تک دنیا قائم ہے ورنہ میں یہ جنگل چھوڑتا ہوں (اس پر تمام حیوانات و جنات نے عہد مان لیا)۔

(بهجة الاسرار ، تحت تذكره شيخ ابوبكر بن ہوار رحمة الله عليه)

علمی نقطہ: اس روایت سے معلوم ہوا کہ جنات و حیوانات بھی اولیاء کی جدائی برداشت نہیں کرتے اور ان کے لیے اولیاء کا فراق سب کچھ لُٹ جانے کی مانند ہے۔ اس سے جنات و حیوانات کا اولیاء سے انتہا محبت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ صد افسوس کہ آج کے کچھ جاہل مرکب لوگ جانوروں جتنا علم بھی نہیں رکھتے کہ وہ اولیاء عظام کی محبت سے لوگوں کو جدا کرنا چاہتے ہیں اور اولیاء کرام کے خلاف زبانیں دراز کرتے ہیں۔

شیخ عزار بن مستودع بطائحی رحمۃ اللہ علیہ کی شیروں پر حکومت

شیخ عزار عراق کے مشائخ میں سے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ مقربین میں سے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ صاحب کرامت و اسرار تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایسی شخصیت تھے کہ کہ آپ کو نہ صرف حیوانات بلکہ جمادات پر حکومت حاصل تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جمادات سے بھی اکثر باتیں کیا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ راہ حق پر چلنے والوں کے پیشوا ہیں۔ اکثر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس علماء، صلحاء اور اہل مراتب کی ایک جماعت رہتی تھی۔، بہت سے جنگل کے مشائخ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لقب باز (شاھین) رکھا ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی فرمایا کرتے تھے کہ عاشقوں کے دل معرفت کے پروں کے ساتھ اللہ عزوجل کی طرف اُڑنے والے ہیں۔

شیر اور جنات باتیں کرتے:

محمد بن دست زاد نیشاپوری بغدادی نے دمشق میں کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے کہ شیخ عزار بطائحی نخلستان (پھلوں اور پھل دار درختوں کا باغ) میں جارہے تھے کہ اُن کی طبیعت نے کھجور کھانے کی خواہش کی، پھر ان کے لیے کھجوروں کے گچھے (خود ہی) قریب ہوگئے۔ یہاں تک کہ زمین سے لگ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کھجوریں کھالیں۔ پھر وہ اپنے حال پر لوٹ گئیں جیسے کہ پہلے تھیں۔ راوی کا کہنا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے جنات اور شیر باتیں کیا کرتے تھے۔ وحشی جانور بھی الفت رکھتے اور پرندے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ٹھکانا کرتے تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جو اللہ عزوجل سے محبت کرتا ہے۔ ہر شے (چیز) اس سے محبت کرتی ہے، جو اللہ عزوجل سے باتیں کرتا ہے ہر شے (چیز) اُس سے باتیں کرتی ہے، کہا جاتا ہے کہ شیخ عزار بطائحی سے ہر شے (چیز) مخاطب ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ جمادات وغیرہ بھی آپ رحمۃ اللہ سے باتیں کرتے۔

(بهجة الاسرار ،تحت تذكره شيخ بطائحى رحمة الله عليه)

کنکر مار کر شیر ہلاک کر دیا:

شیخ بطائحی بارعب وجلال والی شخصیت بھی تھے۔ ہر چیز اُن سے ڈرتی تھی یہاں تک کہ اُن کی ہیبت کی وجہ سے چیزوں کو لرزہ طاری ہو جاتا۔

روای (محمد بن دست) کا کہنا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک شیر پر گذرے کہ جس نے جنگل میں ایک نوجوان کو چیر پھاڑ کھاتا۔ اُس کی پنڈلی کو دو ٹکڑے کر دیا تھا۔ شیر نے راستہ بند کر رکھا تھا اور لوگوں کو تھکا دیا تھا۔ جنگل کے تمام لوگ اُس سے تنگ آگئے تھے، تب شیخ اس شیر پر چلائے تو وہ عاجزانہ صورت میں بھاگنے لگا۔ آپ کے سامنے دونوں رخسار رگڑنے لگا، پھر شیخ نے زمین سے ایک چنے کے دانے برابر کنکر اُٹھایا اور اُس شیر کو مارا تو وہیں مردہ ہو کر ڈھیر ہو گیا۔ شیخ پھر اُس نوجوان کی طرف آئے جس کی پنڈلی ٹوٹ گئی تھی۔ اُس کی پنڈلی کو اُس کے مقام پر رکھ دیا اور اُس پر

اپنا ہاتھ پھیرا تو وہ لڑکا سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا، پھر وہ لڑکا اپنے گھر کی طرف چلا گیا۔ اس لڑکے نے لوگوں کو اس امر(کام) کی اطلاع دی تو لوگ آئے او شیر کی کھال اتار کر لے گئے۔ شیخ اُس واقعہ کے کچھ دنوں بعد وصال فرما گئے۔

(بهجة الاسرار ، تحت تذكره شيخ بطائحی رحمة الله عليه)

علمی نقطہ: شیخ عزار رحمۃ اللہ علیہ کا شیر کو کنکر مار کر ہلاک کرنا اس وجہ سے تھا کہ وہ بے ادب تھا۔ اِس لیے کہ اِس سے پہلے شیروں نے شیخ ابو بکر بن ہوار رحمۃ اللہ علیہ سے وعدہ فرمایا تھا کہ کہ ہم تاقیامت اس جنگل میں آپ کے مریدین اور چاہنے والوں کو کبھی نہیں تنگ کریں گے۔ اس شیر نے عراق کے جنگل میں ہی لڑکے کو چیر پھاڑ کیا تو شیخ عزار بطائحی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ ابو بکر بن ہوار رحمۃ اللہ علیہ کے وعدے کو پایا تکمیل تک پہچایا۔

شیخ ابویعزی مغربی رحمۃ اللہ علیہ کی شیروں پر حکومت

شیخ ابویعزی مغربی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار کبار اور صدر اولیاء میں ہوتا ہے۔ وہ مغرب کے ایک اوتاد تھے اس لیے انہیں مغربی کہا جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف صوفی با عمل تھے بلکہ ایک محقق عالم دین بھی تھے۔ لوگوں کے دلوں میں اُن کی بہت ہیبت تھی اُن کی آنکھوں کا ظاہری حسن بھی بے پناہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر مراقبہ میں رہتے تھے اور اپنے نفس پر بڑی سختی کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام و اقوال میں سے ہے کہ جس نے اللہ عزوجل کو فضل کی جہت سے طلب کیا تو وہ اس کی جہت پہنچ جائے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ وہ شخصیت ہیں کہ جن کو پرندوں اور شیروں پر حکومت حاصل تھی۔

خدا کے کتوں یہاں سے چلے جاؤ اور دوبارہ نہ آنا:

شیخ ابو محمد عبد اللہ بن محمد کہا کرتے تھے کہ میں نے شیخ ابویعزی کا زمانہ پایا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ شروع حال میں پندرہ(15) سال تک جنگل میں رہے۔ اِس عرصہ کے دوران سوائے خبازی(ایک درخت کی جڑی بوٹی) کے دانہ کے علاوہ کچھ نہ کھاتے تھے اور شیر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس شیر ٹھکانا کیا کرتے تھے۔ پرندے آپ رحمۃ اللہ علیہ پر جھکے رہتے تھے۔ جب کبھی شیر جاتے اور قافلہ کو پھاڑتے اور پھر راستہ سے واپس لوٹتے تو شیخ یعزی رحمۃ اللہ علیہ آتے ہی اُن شیروں کو کانوں سے پکڑ کر کھینچتے پھر وہ شیر ذلیل ہو کر اُن کے تابع ہو جاتے۔ اُن شیروں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کہتے "اے خدا کے کتوں یہاں سے چلے جاؤ اور دوبارہ واپس نہ آنا" تب وہ شیر وہاں سے چلے جاتے حتیٰ کہ اُس جگہ پر پھر اُن شیروں میں سے کوئی شیر دوبارہ نہ دیکھا گیا۔

(بهجة الاسرار ،تحت تذكره شيخ ابو يعزی مغربی رحمة الله عليه)

علمی نقطہ: یہ ایسے ہی جیسے ہم پیچھے ذکر کر آئے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے شیر کو کتا کہا تھا۔ شیخ یعزی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کرامت حضور علیہ السلام کے فیض سے حاصل ہوئی۔

شیروں نے اپنے بچوں کو اُٹھائے جنگل چھوڑ دیا:

راوی (شیخ ابو محمد عبد اللہ بن محمد) کہتے ہیں کہ ایک دفعہ کچھ لکڑ ہارے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوئے اور جس جنگل میں سے وہ لکڑیاں کاٹا کرتے اور روزی کمایا کرتے تھے، اس میں شیروں کی کثرت کی شکایت کی۔ شیخ ابو یعزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خادم سے فرمایا جنگل کے راستہ کی طرف جا اور بآواز بلند پکار دے "اے شیروں کے گروہ تم کو ابو یعزی حکم دیتا ہے کہ اِس جنگل سے چلے جاؤ"۔ راوی کہتا ہے کہ وہ خادم گیا اور اس نے ایسا ہی کیا، شیروں کا (اس پیغام کی ہیبت سے) یہ حال ہوا کہ جنگل کے باہر جاتے دیکھائی دے رہے تھے کہ اپنے بچوں کو اُٹھایا ہوا تھا، حتیٰ کہ جنگل میں ان میں سے کوئی باقی نہ رہا اس کے بعد وہاں کوئی شیر نہ دیکھا گیا۔

(بهجة الاسرار ،تحت تذكره شيخ ابو يعزى مغربى رحمة الله عليه)

علمی نقطہ: یہ ایسے ہی جیسے حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ اجمعین نے شیروں کو حکم دیا تھا اور ایک ہبت ناک منظر دیکھنے کو ملا کہ وہ سب افریقی شیر اپنے بچوں کو اُٹھائے جنگل چھوڑ گئے تھے۔ ایسا ہی ہوا جب حضرت شیخ ابو یعزی رحمۃ اللہ علیہ کا شیروں کو حکم ملا تو ہلچل مچ گئی اور شیر اپنے بچے اُٹھائے جنگل سے نکل گئے۔ حضرت شیخ ابو یعزی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کرامت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ اجمعین کے فیض عام کی وجہ سے ہے۔

شیروں سے کلام اور انہیں رزق کا ٹھکانا بتایا:

راوی (ابو محمد بن عبد اللہ بن محمد) کہتے ہیں کہ میں نے شیخ مدین کو کہتے سنا کہ قحط کے دنوں میں جب میں مغرب میں تھا تو میں شیخ ابو یعزی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا۔ ان کے گرد بہت سے وحشی اور شیر ملے جلے ہوئے بیٹھے تھے۔ ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو تکلیف نہیں پہنچا رہا تھا۔ اور آپ کے سر پر بہت سے پرندے مُنڈلا رہے تھے۔ ایک ایک کرکے ہر وحشی آپ کے پاس آتا اور آواز نکالتا کہ گویا کوئی بات آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کر رہا ہو۔ شیخ اُس سے فرماتے اللہ فلاں مکان میں تم کو رزق دے گا، پھر وہ آپ رحمۃ اللہ کے پاس سے چلا جاتا، یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آخری وحشی اور پرندہ آیا۔جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کوئی باقی نہ رہا تو میں نے کہا اے میرے سردار یہ سب کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے کہا اے شعیب (راوی کی کنیت) یہ وحشی اور پرندے میرے پاس قحط کی وجہ سے سخت بھوک کی شکایت کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہم بلاد مغرب کے سوا اور کسی جگہ رہنا پسند نہیں کرتے (کیونکہ آپ وہاں نہ ہوں گے) اور اس لیے کہ ان کو میرے پڑوس میں رہنے کی محبت ہے۔ اللہ عزوجل نے مجھے ان کے رزقوں کی خبر دی ہے، کس وقت

اور کہاں اُن کو اُن کا رزق ملے گا، سو میں نے اِن کو رزقوں کی خبر دی ہے اور وہ اپنے اپنے رزقوں کی طرف چلے گئے ہیں۔

(بهجة الاسرار،تحت تذكره شيخ ابو يعزى رحمة الله عليه)

شیخ ابومدین رحمۃ اللہ علیہ کی شیروں پر حکومت

یہ شیخ مغرب کے مشہور مقربین اور عارفین میں سے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ شیخ ابویعزی رحمۃ اللہ کے مرید اور خلیفہ ہوئے ہیں۔ شیخ ابومدین رحمۃ اللہ علیہ وہ ہیں جن کو اللہ عزوجل نے علم شریعت و حقیقت کا جامع پہنایا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے پیروکار تھے اور ان کی فقہ کے مطابق فتوادیا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ عزوجل نے یہاں تک کمال عطا کیا تھا کہ ایک مرتبہ آپ نے دشمنان خدا عزوجل کو خنزیروں کی شکل میں بدل دیا تھا اور انہیں قتل بھی کر دیا تھا۔ اِس کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شیروں پر حکومت حاصل تھی۔

فرانسیسی خنزیر:

شیخ ابومحمد صالح کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مغرب میں مسلمانون اور فرانسیسیوں (فرنچ) کی لڑائی ہوئی۔ فرانسیسی (فرنچ) اس میں مسلمانوں پر غالب آرہے تھے۔ تب شیخ نے اپنی تلوار لی اور مع اپنے چند مریدوں کے جنگل کی طرف نکل گئے۔ میں بھی ان کے ساتھ تھا، آپ رحمۃ اللہ علیہ ریت کے ایک ٹیلے پر چڑھ گئے اور دیکھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے بہت سے خنزیر تھے۔ جن کی کثرت کی وجہ سے جنگل بھر گیا تھا۔ تب شیخ کُودے (چھلانگ لگائی) اور ان خنزیروں میں پہنچ کر تلوار نکالی اور خنزیروں کے سر پر چلانے لگے، حتیٰ کہ ان میں سے اکثر کو قتل کر دیا۔ بقیہ ان کے سامنے سے بھاگ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ہم نے اس معاملہ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا یہ فرانسیسی (فرنچ) تھے۔ جن کو اللہ عزوجل نے رسوا کیا ہے۔ ہم نے اس دن کی تاریخ لکھ لی پھر مجاہدین آئے اور شیخ کے قدموں پر گر پڑے اور کہتے تھے اگر آپ ان دوصفوں کے درمیان نہ ہوتے تو ہم توہلاک ہو گئے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے فرانسیسی خنزیروں کو شکست ہوئی تھی۔

علمی نقطه: اس روایت سے معلوم ہوا کہ اللہ کے ولی جہاں بھی ہوں وہ روحانی طور پر تصرف فرماتے ہیں اور اہل اسلام کی مدد کرتے ہیں اور ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ جگہوں پر موجود ہوتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ اللہ کے ولی نہ صرف تصوف کے قائل ہیں بلکہ تلوار کے بھی قائل ہیں جو اسلام کی حفاظت کے لیے ہے۔ تیسرا یہ کہ اللہ عزوجل کے ولیوں کے نزدیک دشمنان دین جو ہیں وہ مثل خنزیروں کے ہیں اور انہیں خنزیر کہنا جائز ہے۔

جا شیر سے گدھے والا کام لے:

شیخ ابو محمد عبدالرزاق کہتے تھے کہ ہمارے شیخ ابومدین مغرب کے ایک گاؤں میں گزرے وہاں پر ایک شیر کو دیکھا، جس نے گدھے کو پچھاڑ ہوا تھا اور اس کو کھا رہا تھا۔ اس کا مالک دور کھڑا غریبی

،افلاس اور اِس نقصان کی وجہ سے رو رہا تھا۔ تب شیخ آگے بڑھے شیر کو چوٹی سے پکڑ کر کھینچا اور ذلیل و رسوا کیا اور کہا اے گدھے والے اِدھر آ۔ وہ گدھے والا قریب آیا حتیٰ کے شیر سے چمٹا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا شیر کو پکڑ اور لے جا۔ اِس کو اپنے گدھے کی جگہ کام پر لا۔ اُس نے کہا اے میرے سردار میں ڈر تا ہوں، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ڈر مت یہ تم کو تکلیف نہ دے گا۔ پھر وہ آدمی چلا گیا اور شیر کو کھینچ کر ساتھ لے گیا۔ لوگ دیکھتے تھے، جب شام ہونے لگی تو اسے پھر شیخ کے پاس لے آیا اور کہنے لگا سردار میں اس سے ڈر تا ہوں میں جدھر جاتا ہوں یہ میرے پیچھے پیچھے جاتا ہے۔ شیخ نے کہا کوئی حرج نہیں۔ اس آدمی نے کہا جناب یہ لیجئے وہ شیر ادھر ہے اس کو رکھے میں اِس سے بری ہوں۔ تب شیخ نے شیر سے کہا جا چلا جا اور جب تم بنی آدم کو ایذا دو گے میں انہیں تم پر غالب کر دوں گا۔

(بهجة الاسرار، تحت تذكره شيخ ابومدين)

شیخ ابو عَمر و عثمان رحمۃ اللہ علیہ کی شیروں پر حکومت

شیخ ابو عمرو عثمان بطائحی رحمۃ اللہ علیہ کا اکابر اولیاء و عارفین میں سے ہیں۔ وہ ان اولیاء کرام میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تصرف بخشا اور اُن کے ہاتھ پر عجائبات کو ظاہر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شیروں پر حکومت بھی بخشی۔

شیروں نے احاطہ کیا:

ابا الفتح بن ابی الغنائم واسطی کہتے تھے کہ ایک شخص جنگل میں احمد رفاعی کی خدمت میں دبلا پتلا بیل لے کر حاضر ہوا اور کہنے لگا اے میرا سردار میرے پاس اپنے اہل و عیال کے کمانے کے لیے سوائے اس بیل کے کچھ نہیں ہے لیکن یہ کام کرنے میں ضعیف ہے۔ آپ اس میں برکت کی دعا کر دیں۔ شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اسے شیخ ابو عمرو عثمان کے پاس لے جا اور اُنہیں میری طرف سے سلام کہنا اور میرے لیے دعا منگوانا۔
وہ شخص شیخ ابو عمرو عثمان کی خدمت میں گیا اور بیل کو کھینچتا ہوا ساتھ لے گیا۔ اس شخص نے آپ کو بیٹھے ہوئے پایا اور شیروں نے آپ کا احاطہ کیا ہوا تھا۔ وہ شخص ڈر گیا کہ کیونکر آگے بڑھوں (کہ کہیں شیر بیل کو کھا نہ جائیں)۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے فرمایا آگے آ جا وہ آگے بڑھا یہاں تک کہ آپ کے قریب جا بیٹھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کو پہلے ہی جواب میں سلام کہا اور یہ کہ میرے بھائی شیخ احمد رفاعی پر میرا سلام اور اس کا خاتمہ اللہ عزوجل بہتری پر کرئے۔ اِس کے بعد ایک شیر کی طرف اشارہ کیا کہ اس بیل کو پھاڑ۔ وہ شیر کھڑا ہوا اور اس نے بیل کو چیر پھاڑ کیا اور اس میں سے کھا لیا، پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے شیر کو اشارہ کیا کہ تو اُٹھ اور اس میں سے کھا۔ یکے بعد دیگرے شیخ شیروں کو اس بیل کو کھلاتے رہے یہاں تک کہ بیل کا گوشت ختم ہو گیا اور کچھ باقی نہ رہا۔ اتنے میں ایک موٹا تازہ بیل جنگل کی طرف سے نمودار ہوا اور شیخ کے سامنے آ کھڑا ہو گیا۔ شیخ نے اس شخص سے فرمایا اُٹھ اور یہ بیل لے جا یہ

تیرے بیل کے بدلے میں ہے۔ وہ کھڑا ہوا اور بیل کو پکڑ لیا لیکن دل میں کہتا تھا کہ میرا بیل تو ہلاک ہوگیا اور میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کوئی اس بیل کو میرے ساتھ پہچان لے گا اور مجھے تکلیف پہنچائے گا۔ اتنے میں ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا شیخ میں نے ایک بیل آپ کی نظر کیا ہوا تھا اور اسے جنگل کی طرف لے کر آرہا تھا، لیکن وہ بیل مجھ سے جاتا رہا(یعنی بھاگ گیا) مجھے معلوم نہیں کہا گیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وہ ہم تک پہنچ گیا ہے اور وہ سامنے کھڑا دیکھ لو۔ جب اُس شخص نے یہ دیکھا تو قدموں پر گر پڑا اور کہنے لگا اے میرے شیخ اللہ نے آپ کو ہر شے(چیز) کے علم پر مطلع فرمادیا ہے اور ہر شے(چیز) کی شناخت کروادی ہے حتیٰ کے چوپائے بھی آپ کو پہنچانتے ہیں۔
تب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے شخص حبیب اپنے حبیب سے کوئی شے(چیز) مخفی نہیں رکھتا ۔اِس کے بعد اُس شخص سے جو پہلے بیل والا تھا کہا تم دل میں مجھ سے لڑتے ہو کہ میرا بیل ہلاک ہوگیا، میں نہیں جانتا کہ یہ بیل کہاں سے آیا ہے اور کوئی اسے میرے ساتھ پہنچان نہ لے۔ تب وہ پہلے بیل والا شخص رونے لگا، آپ نے فرمایا تجھ کو معلوم نہیں جو تیرے دل میں بات ہے اس کو میں جانتا ہوں۔ جا اللہ عزوجل تجھ کو تیرے بیل میں برکت دے۔ اُس شخص نے بیل کو لیا اور چل دیا پھر اس کو دل میں خطرہ ہوا کہ کہیں کوئی شیر اس بیل کو پھاڑ نہ دے۔ شیخ نے کہا کیا تو ڈرتا ہے کہ تجھ کو اور تیرے بیل کو شیر نہ پڑے۔ اُس شخص نے کہا ہاں میرے سردار یہی بات ہے۔ اس پر شیخ نے ایک شیر سے کہا جا تو اس کے ساتھ جا تا کہ یہ اپنی اور بیل کی فکر سے نجات پائے۔ راوی کہتا ہے کہ شیر اور شیروں کو اُن سے ایسے دفع کرتا تھا جس طرح اپنے بچوں سے دفع کرتا ہے۔ کبھی اُن کے دائیں طرف چلتا کبھی بائیں طرف چلتا یہاں تک کہ وہ اپنی جائے امن تک پہنچ گیا اور پھر شیخ احمد رفاعی کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا قصہ بیان کیا تو وہ رونے لگے اور فرمایا عورتیں اِس سے عاجز ہیں کہ اب شیخ ابو عمر و عثمان بن مرزوق جیسا پیدا کریں۔ روای کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بیل میں برکت دی اور شیخ عمر و عثمان رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی برکت سے اس سے بڑا مال جمع ہوا۔
(بهجة الاسرار ،تحت تذکره شیخ ابو عمر و عثمان رحمة الله علیه)

علمی نقطه: اس روایت سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل اپنے دوستوں کو غیبی باتوں پر مطع فرماتا ہے اور یہ کہ لوگوں کے دلوں کے حال تک سے واقف کر دیتا ہے۔ اصل میں اللہ عزوجل لوگوں کے دل اپنے بندوں کے ہاتھوں میں دے دیتا ہے کہ جیسے ان کے قبضہ میں ہوں۔ دوسرا یہ معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل جن ولیوں کو ہم عصر پیدا کرتا ہے وہ ولی آپس میں حد اور بغض نہیں رکھتے جس سے جو صادر ہونا ہوتا ہے دوسرا وہ چیز اسی کی طرف بھیج دیتا ہے، نہ کہ علماء سوء کی طرح حد کریں۔

شیخ ابو البرکات بن صخر اموی رحمۃ اللہ علیہ کی شیروں پر حکومت

یہ بزرگ مشرق کے بڑے مشائخ اور عارفین میں سے ہیں۔ وہ کامل، حسن اخلاق، عمدہ خصائل، حیا والے اور اہل علم کی عزت کرنے والے تھے۔ آپ اکثر مراقبہ میں رہتے اور اللہ تعالیٰ سے

حیا اور خوف کھایا کرتے تھے۔ جہاں آپ کو دیگر کرامات عطا کی گئیں وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شیروں پر حکومت بھی عطا کی گئی۔

شیر روٹی لایا:

شیخ بزرگ عارف جاء اللہ ابا حفص عمر بیان کرتے ہیں کہ میں شیخ ابولبرکات بن صخر اُموی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ایک دن گیا۔ میرے دل میں یہ خطرہ پیدا ہوا کہ بندہ کب مقربین (ولیوں) کے درجہ تک پہنچتا ہے؟ تو آپ نے میری طرف توجہ کی اور کہا اے عمر جب کہ بندہ بنیاد کو رضا میں مضبوط کرئے تو وہ درجات مقربین تک پہنچ جاتا ہے۔
میں ان کے پاس ایک دن حجرہ لالش کے ایک کونہ میں بیٹھا ہوا تھا، میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ بھنا ہوا گوشت کھاؤ اور گیہوں کی گرم روٹی کھاؤں۔ مجھے اس کی بڑی خواہش ہوئی۔ میں ابھی اسی خیال میں ہی تھا کہ ہمارے سامنے شیر آیا۔ اس کے پاس روٹی تھی، اس نے شیخ ابو البرکات رحمۃ اللہ علیہ کا قصد کیا۔ انہوں نے اُس (شیر) سے (کہا) کہ اسے (یعنی روٹی کو) شیخ عمر کے پاس جا کر رکھ دے وہ (شیر) آیا اور میرے سامنے روٹی رکھ دی اور چلا گیا۔ میں نے دیکھا تو اس میں گوشت بھنا ہوا ہے اور مجھے ابھی پورا قرار نہ آیا تھا کہ ہم پر ہوا سے ایک (قلندر) شخص اترا۔ جس کے بال پراگندہ اور غبار آلود تھے۔ جب میں نے اسے دیکھا تو میرے دل سے روٹی کی خواہش جاتی رہی۔ تب وہ شخص اس روٹی کی طرف آیا جس کو شیر لایا تھا اس کو اور جو اس میں تھا سب کھا گیا۔ وہ شیخ ابو البرکات کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرتا رہا۔ پھر جہاں سے آیا تھا وہی ہوا میں چلا گیا۔ مجھ سے شیخ ابو البرکات نے کہا جو خواہش تمہارے دل میں ڈال گئی تھی وہ تمہارے لیے نہیں تھی بلکہ وہ اس شخص کے لیے تھی۔ وہ مدللین (اہل دلیل) میں سے ہے۔ جب اس کے دل میں خواہش ہوتی ہے تو فوراً پوری کی جاتی ہے۔ اب وہ ملک چین کی طرف چلا گیا ہے۔

(بهجة الاسرار، تحت تذکره شيخ ابو البركات بن صخراموی رحمة الله عليه)

شیخ اَبو اسحاق ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی شیروں پر حکومت

شیخ ابو اِسحاق مشہور عارفین میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسرار ولایت کا اُن کو والی بنایا تھا۔ ان کو پیشوا حجت بنایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں علم و عمل اور زہد و تقوی بے پناہ عطا کیا تھا۔ وہ خود بھی ولی ہوئے اور ان کے والد محترم ابا الحسن علی بھی کامل ولی ہوئے۔ فقہ کے اعتبار سے شیخ ابو اسحاق شافعی تھے۔ وہ اکثر اَوقات علماء جیسا لباس پہنتے تھے اور اپنے مریدین کو وعظ کیا کرتے تھے۔ اللہ عزوجل نے آپ کو انسانوں اور حیوانوں پر حکومت بخشی تھی۔

شیر اپنے چہرے قدموں پر رگڑتے:

ابو الفرج عبد الوہاب بن حسن بن اربلی نے کہا شیخ ابراہیم ہمیشہ مراقبہ کرنے والے تھے، بڑے خشوع والے، بڑی ہیبت والے اور ہمیشہ سر نیچا رکھنے والے تھے۔ وہ آسمان کی طرف اللہ تعالیٰ سے حیاء کی وجہ سے

سر نہیں اُٹھایا کرتے تھے۔راوی کہتے ہیں میں نے بارہا شیروں کو ان کے پاس جمع دیکھا ہے۔شیر اُن کے پاس آتے اپنے چہروں کو ان کے قدموں پر رگڑتے تھے۔ایک دن میں نے ان کو سخت گرمیوں میں سائبان کے نیچے سوتے دیکھا ان کے سر کے نزدیک ایک بڑا سانپ تھا۔جس کے منہ میں نرگس کا پتا تھا۔جس کو وہ پنکھے کی طرح ہلاتا تھا(شیخ کو ہوا دینے کی غرض سے)۔
(بهجة الاسرار، تحت تذكره شيخ أبو إسحاق ابراہیم رحمة الله عليه)

شیر کا کچھ خوف نہ ہوتا:

شیخ ابی الحسن علی بطائحی کہتے تھے کہ میرے بھائی شیخ ابراہیم کھلے متصرف(یعنی اللہ کے توکل کے ساتھ لوگوں کو اپنی کرامت دیکھا دیتے اور اپنی ولایت کو چھپاتے نہ) تھے۔اگر کوئی شیر کا خوف رکھتا تو کہتے جا شیروں کی طرف چلا جا۔وہ شخص شیروں کی طرف دفعتاً چلا جاتا پتہ بھی نہ چلتا،کیا دیکھتا کہ اس پر یا تو سوار ہے یا اسے کھینچ رہا ہے۔اس شخص کو نہ کوئی خوف ہوتا نہ وہ شیر اس کو ضرر پہنچاتا۔
(بهجة الاسرار، تحت تذكره شيخ ابواسحاق ابراہیم رحمة الله عليه)

شیر نے آگے نہ بڑھنے دیا:

شیخ نیک بخت ابو الفرج عبد الحمید نے کہا میں نے اپنے والد (معالی) سے سنا وہ اپنے والد(ہلال عبادانی) سے روایت کرتے ہیں تھے کہ میں نے شیخ ابو اسحاق ابراہیم سے سنا کہ کوئی ہمارے ارادہ کے بغیر ہماری زیارت نہیں کرتا۔راوی کہتے تھے کہ میں نے ان کی زیارت کا ارادہ کیا اور میرے دل میں یہ خطرہ آیا کہ لو میں (اپنی طرف) سے ان کی زیارت کا ارادہ کرتا ہوں۔وہ ارادہ کریں یا نہ کریں،پھر جب میں باب رواق کے مقام پر پہنچا تو وہاں ایک بہت بڑا شیر کھڑا تھا۔جس سے میں ڈر گیا حالانکہ میں خود شیروں کا شکار کیا کرتا تھا۔اس نے مجھ پر حملہ کیا،تب میں پیچھے کو بھاگا اور سخت ڈر گیا۔لوگوں کا یہ حال تھا کہ وہ جاتے تھے اور آتے تھے لیکن شیر انہیں کچھ نہ کہتا تھا۔جب میں نے اسے پھر دیکھا تو وہ میری طرف متوجہ ہوا۔میرا یہ حال ایک مہینہ تک رہا،پھر جنگل کے ایک شیخ کی طرف گیا اور اسے اپنے حال کی شکایت کی تو اس نے کہا یاد کر تونے کوئی گناہ تو نہیں کیا پھر میں نے اس خطرہ کا ذکرہ کیا تو اس شیخ نے کہا وہ جو شیر تونے دیکھا ہے وہ شیخ ابراہیم کا حال ہے۔تب میں نے اللہ عزوجل کی جناب میں توبہ کی اور باب رواق کی طرف آیا تو وہ شیر شیخ ابراہیم کی طرف گیا اور مجھ سے غائب ہوگیا۔جب میں نے شیخ کے ہاتھ چومے تو انہوں نے کہا مرحبا ایسے شخص کو جو توبہ کرکے آیا ہے۔
(نهجة الاسرار ،تحت تذكره شيخ ابو اسحاق ابراہیم رحمة الله عليه)

شیخ ابو الحسن علی بن احمد رحمۃ اللہ علیہ کی شیروں پر حکومت

شیخ ابو الحسن علی بن احمد مصر کے مشہور مشائخ اور عارفین میں سے ہیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ بڑے محقق اور دانا بزرگ تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ کے اہل علم اور بزرگان دین کہا کرتے تھے کہ ابو الحسن تصوف کے اس دروازہ میں سے داخل ہوئے ہیں کہ ہم میں سے کوئی اُس دروازہ داخل نہیں ہوا۔آپ رحمۃ

اللہ علیہ امام، فقیہ، فاضل، اشرف الصفات اور احسن اخلاق کے مالک تھے۔ شیخ ابوالحسن وہ شخصیت ہیں کہ جن سے ہر چیز گفتگو کیا کرتی تھی، اللہ عزوجل نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اژدھوں اور شیروں پر بھی حکومت عطا کی تھی۔

سانپوں اور شیروں سے باتیں کرنا:

شیخ عالم ضیا الدین ابو العباس نے کہا کہ میں نے سنا شیخ علامہ مجد الدین ابا الحسن علی بن وہب سے وہ کہتے تھے۔ کہ شیر اور سانپ ہمارے شیخ ابی الحسن علی بن احمد کے پاس آکر ٹھہرا کرتے تھے اور یوں کہا جاتا ہے کہ عالم میں ہر چیز ان سے باتیں کرتی، درخت ہوں یا پتھر۔ نباتات ان سے باتیں کرتے اور اپنے خواص و منافع بیان کرتے۔ شیخ ابی الحسن علی بن احمد کہا کرتے تھے کہ جس سے اللہ عزوجل خطاب کرئے اس کو ہر شے خطاب کرتی ہے۔۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے کئی دفعہ دیکھا کہ وہ شیروں کے لعاب دہن کی وجہ سے اپنے پاؤں دھویا کرتے تھے جبکہ وہ شیر اپنے سروں کو اُن کے پاؤں پر رکھتے تھے۔ جن و مشائخ ان کے حکم کی تعمیل کرتے تھے، حتیٰ کہ اگر شیر سے یہ کہتے کہ یہاں سے مت جا وہ وہاں سے نہ ہلتا اور کسی کو تکلیف نہ پہنچاتا یہاں تک کہ شیخ اس سے کہتے کہ چلا جا۔

(بهجة الاسرار، تحت تذكره شيخ ابو الحسن بن احمد رحمة الله عليه)

حضرت صِلَہ بن اشُیَم عدوی رحمۃ اللہ علیہ کی شیروں پر حکومت

حضرت صِلَہ بن اَشُیَم رحمۃ اللہ علیہ نہایت نیک بزرگ اور ولی اللہ گزرے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ لوگوں سے الگ ہو کر اکثر رات بھر عبادت کیا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے شیروں پر راج عطا کیا تھا۔

جا اپنا رزق کہیں اور جا کر تلاش کر:

حضرت حماد بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ ہم ایک لشکر کے ساتھ نکلے حضرت صِلَہ بن اَشُیَم عدوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے ساتھ تھے۔ اُن کا معمول تھا کہ رات ہوتے ہی لوگوں سے جدا ہو جاتے، میں نے دل میں کہا لوگوں میں ان کی عبادت مشہور ہے دیکھوں تو سہی یہ کیا عمل کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت صِلَہ بن اشُیَم عدوی رحمۃ اللہ علیہ نماز عشاء ادا کر کے لیٹ گئے۔ جب سب سو گئے تو آپ اُٹھے اور میرے قریب سے ایک جھاڑی کی طرف بڑھے میں بھی اُن کے پیچھے ہو لیا، اُنہوں نے وضو کی اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے، جونہی نماز شروع کی تو اچانک ایک شیر اُن کے قریب آ گیا میں درخت پر چڑھ گیا تا کہ دیکھوں کہ وہ شیر سے بھاگتے ہیں یا نہیں لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز میں مصروف رہے، جب سجدے میں گئے تو میں نے دل میں کہا کہ اب شیر ان پر حملہ کر دے گا لیکن کچھ نہیں ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نماز مکمل کی اور شیر سے فرمایا: اے درندے کسی اور جگہ جا کر اپنا رزق تلاش کر، یہ سن کر شیر دھاڑتا ہوا وہاں سے چلا گیا، پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ صبح تک نماز میں مصروف رہے۔ نماز کے بعد آپ بیٹھ گئے اور یوں اللہ تعالیٰ

کی تعریف بیان کی کہ اُس جیسی تعریف میں نے کبھی نہ سنی تھی۔ اُس کے بعد آپ نے دعا کی: اے اللہ عزوجل میں تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں کہ مجھے جہنم کی آگ سے پناہ عطا فرما، کیا میرے جیسا شخص یہ جرأت کرسکتا ہے کہ تجھ سے جنت کا سوال کرے؟ پھر آپ واپس تشریف لے آئے اور صبح آپ کی کیفیت ایسی تھی گویا ساری رات پہلو کے بل لیٹے رہے ہوں اور سو کر رات گزاری ہو جبکہ رات بھر جاگنے کی وجہ سے صبح میری جو حالت تھی وہ اللہ پاک جانتا ہے۔

(الزہد لابن مبارک، 295,رقم الحدیث :863)

علمی نقطہ: اس روایت سے معلوم ہوا اللہ کی انتہا درجے کی عبادت کرنے سے اللہ کی مخلوق آپ کے حکم کے تابع ہوجاتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نوافل ہوں یا فرض اُن کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنا اولیاء اللہ کا طریقہ ہے۔

شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ کی شیروں پر حکومت

شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ کے خلیفہ ہو گزرے ہیں۔ آپ نہایت نیک اور ولی اللہ بزرگ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شیروں پر حکومت حاصل تھی۔

حملے کے وقت شیر پلٹ جاتا ہے:

حضرت ملاّ علی قاری (الحنفی) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شیخ عبدلقادر جیلانی رحمۃ اللہ کے مشہور خلیفہ حضرت شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات میں سے ہے کہ اگر کوئی شیر کے حملے وقت آپ کو پکارے تو شیر وہاں سے پلٹ جاتا ہے۔

(نزہتہ الخاطر الفاتر،صفحہ :25)

سید باوا شاہ نور محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کی شیروں پر حکومت

سید باوا شاہ نور محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ حضور شیخ عبد القادر رحمۃ علیہ کے مرید ہیں۔ آپ آج سے تقریبا ساڑھے چار سو سال سے پہلے حضرت داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری کے شہر لاہور میں ایک نیک اور کامل ولی اللہ ہوئے ہیں۔بد قسمتی سے آپ کی پیدائش کا صحیح سال معلوم نہیں ہو سکا لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک حضور داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری کے عرس سے تقریبا ایک یا دو دن پہلے صفر کے مہینے میں ہوتا ہے۔ آپ کا مزار مبارک لاہور شہر کے مشہور اور سب سے بڑے گاؤں کماہاں کے جنوبی کنارے (نزد آشیانہ ہاوسنگ سوسائٹی) کے قریب واقع ہے۔حکومت پنجاب کا ظلم یہ کہ انہوں نے آپ کے مزار کی قریبی جگہ پر آشیانہ سوسائٹی بنادی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کی تقریبات کے لیے عوام الناس کی

طرف سے ایک وسیع وعریض وقف رقبے کو تنگ کر دیا گیا ہے۔ حکومت پنجاب کی مزید ستم ظریفی یہ کہ مزار کے احاطے میں موجود بہت سے درخت کاٹ دیے گئے اور جنگل کو ختم کر دیا گیا ہے۔

یہ بزرگ لاہور پاک وہند کے عارفین میں سے ہیں۔ آپ نہایت نیک، عبادت گزار اور ولی اللہ بزرگ ہوگزرے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شیروں پر حکومت حاصل تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بڑے محقق اور دانا بزرگ تھے۔ آپ اشرف الصفات اور احسن اخلاق اور جلالی طبیعت کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اسرار ولایت کا ان کو والی بنایا اور انہیں علم وعمل اور زہد و تقوی بے پناہ عطا کیا تھا۔ فقہ کے اعتبار سے ہمیں آپ کے بارے غالب گمان یہ حاصل ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ حنفی المسلک تھے۔۔ آپ صاحب مراقبہ اور اللہ تعالیٰ سے حیا اور خوف کھانے والے تھے۔ شیر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ٹھکانا کیا کرتے تھے۔ جہاں آپ کو دیگر کرامات عطا کی گئیں وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شیروں پر حکومت بھی عطا کی گئی۔

اے شیر یہیں دفن ہو جا:

سید باوا شاہ نور قادری قلندری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس شیر ٹھکانا کیا کرتے تھے۔ جہاں اب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار اقدس ہے وہاں اُن دنوں جنگل ہوا کرتا تھا۔ قریبی آبادی کے لوگ اپنے جانور جنگل میں چرنے کی غرض سے چھوڑ جاتے تھے۔ جو شیر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا کرتا تھا آپ نے اسے تلقین کر رکھی تھی کہ کبھی کسی کے جانور کو چیر پھاڑ نہ کرنا۔ چنانچہ ایک دن اسی شیر نے ایک دیہاتی کی گائے کو چیر پھاڑ کر کھا لیا۔ جب اس کی خبر لوگوں نے سید باوا شاہ نور قادری قلندری رحمۃ اللہ علیہ کو دی کہ آپ کی موجودگی میں شیر نے یہ حرکت کی ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جلالی نظر سے شیر کی طرف دیکھا اور فرمایا: اے شیر یہیں دفن ہو جا، تو وہ شیر وہی دفن ہو گیا اور آج بھی اس شیر کے دفن کی جگہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے احاطہ میں موجود ہے اور ہر آنے والے کو اللہ کے ولی کی طاقت کا مظہر بتاتی ہے۔

کتاب کی چھپوائی اور عرش کا سایہ

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪-وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ۪- وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ-اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ

ترجمہ: اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے.

قارئین کرام آپ لوگ بھی اس کتاب کی اشاعت میں مالی معاونت کے ساتھ حصہ ڈال کر قیامت کے دن عرش کے سایہ میں اپنی جگہ بنائیں اور اللہ کے عذاب سے بچیں۔

---ختم شد---

مصنف کی دیگر کتب



حکم الاولیاء علی الاسود



پیشکش

ادارہ تحفظ اسلام و پاکستان